
آوارۂ احساس

ہمراہ کشمیری

آوارہ احساس

قیمت — ۱۰ دس روپے

ج

آوارہ احساس

پہلی بار ★ ۱۹۸۰ء

تعداد ★ ۵۰۰

حق اشاعت ★ مصنف

قیمت ★ دس روپیا

کل صفحات ★ ۱۲۸

سرورق ڈیزائن ★ ہمراہ کشمیری

کتابت ★ ہمراہ کشمیری

تقسیم کار:-

ہمراہ دارالاشاعت

بید کوہم-بارہ مولہ-کشمیر ۱۹۳۱۰۱

ان
ت
ساب !

چ
ن
د

ح
ا
د
ث
ا
ت

ک
ے

ن
ا
م

آوارہ احساس

پیشِ لفظ

جوگندر پال

"آوارہ احساس" کے مصنف کے یہاں "اظہار" کی خواہش بڑی بے چین خواہش ہے۔ اس بے چین خواہش کے باعث وہ اپنی دھن میں واقعات کی کٹیلی بھول بھلیوں میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ اور جدھر بھی نکل جاتا ہے۔ خیالات کی چیلیں ہر دم اس کے ذہن پر منڈلاتی رہتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایسی ہی ذہنی سرگرمی رکھنے والے کو بالآخر تجسس اور تحیّر کی لمبی راہوں پر ڈال دیتی ہے۔ اور اپنے اس طویل سفر کے دوران ہوتے ہوتے وہ فن کی اُن کڑی منزلوں کو پار کر ہی لیتا ہے۔ جہاں سے گذر کر اسے آگے پہنچنا ہوتا ہے۔ اس کی بے کلی بنی رہی اور یوں پر شوق تجسس کا سلسلہ نہ ٹوٹا تو اپنے پیچ در پیچ کوہستانی راستوں میں کھو کھو کر وہ اُن شاہراہوں پر آ ہی پہنچے گا۔ جو ہم کی نظروں میں آباد ہیں؟

اُس کے تہیہ کے تیور دیکھیئے۔

میں ایک افسانہ نگار ہوں،

خونِ جگر سے ایک کہانی لکھ رہا ہوں،

اس کہانی کا عنوان "تخلیقِ بہار" ہے؟

اس کہانی کا مرکزی رول میں خود ادا کرتا ہوں

"تخلیق کا کرب"

جو مصنف اپنے تخلیق کے کرب میں مرکزی رول ادا کرنے پر آمادہ ہو۔ وہ کبھی کبھی لوٹ جانے کی بجائے پک پک کر بڑا بکا ہوتا ہے۔ ریاض اور عبادت کا اعجاز اپنے آپ اس کے ادراک اور اظہار پر قابو کرتے چلا جاتا ہے

بس اہم بات یہ ہے کہ اس کی کمزوریاں کیا اسباب بنے رہیں۔

آج تک جب بھی میں نے اندر کا ہاتھ دیکھا

وہ رونے لگی" بولی

"سنجو تمہارے بغیر مجھے کسی اور نے دھوکہ نہیں دیا ہے"!

"لڑکیوں کے شہر میں اکیلا آدمی")

کسی نئے نئے پیڑ کے پہلے پھل سے اتنا تو پتہ چل جاتا کہ پیڑ پورا اونچا نکل آیا۔ تو اس کے پھل کے رس بھرے گھونٹ کتنے پر ذائقہ ہوں گے۔

جب شہنائی بجتی ہے

دل تیزی کے ساتھ دھڑکنے لگتا ہے

اور مجھے حسن شہر کی لڑکیاں یاد آتی ہیں

(کنور امنظر)

۵

کتنی پیاری اور سادہ سی واردات ہے !
اصل معاملہ یہی ہے ۔ کہ دل کے تیز تیز دھڑکنے کا
سامان ختم ہونے میں نہ آئے ۔ میں امید کرتا ہوں
کہ ہمراہ کشمیری کے دل کی دھڑکین تیز تر ہوتی
چلی جائیں گی ۔ اور نت نئی کہانیاں ان دھڑکنوں
سے شہر کی حسین لڑکیوں کے مانند برآمد ہو ہو کر
اُس کے سامنے ناچتی رہیں گی ۔ اور یہی جب بے
چینی ہی اُس کے جبین کی ضو بن جائے گی ۔ تو اس سکون
کے عالم میں وہ ایسی کہانیاں لکھے گا ۔ جن میں گھڑی
گھڑی زندگی بھی حرکت کا گمان ہو ۔ میری امید کو
اسکی اس طرح کی کہانیوں سے تقویت پہنچتی ہے
" الوٹ پیار کرنے کے بعد میں نے سوچا کہ
سنتوش اب لوٹ کر میری تعریف کرے گی ۔

وہ بولی !
" سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں "۔
مجھے سارے مردوں سے پیار ہے

" عجب چاندنی کیا جاتی ہے "۔

شعریت کے شعور کی ایسی ہی چھپتی تصویر کی زندگی
کا باعث ہوتا ہے۔ افسانچے کی ساری طوالت اس کے
اختصار میں مضمر ہوتی ہے۔ اختصار یہ کام
بڑے کا اندھا کر دیتا ہے مگر ایک بار آ جائے تو
انگلیاں آپ ہی آپ دیکھ دیکھ کر اسے خوش اسلوبی
سے انجام دیتی ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ ہمارا کشمیری کا موجودہ
بکھراؤ اور رش اسی کے مستقبل کی فہم پذیر کیفیات
کی علامتیں ہیں۔ آج وہ ایسے نظر نہ آئے تو کل ویسے
کیوں کر نظر آئے گا! اس کے ہی منظر میں اس کا وہ
منظر بھی محسوس ہوتا ہے

جوگیندر پال

میری کہانی

آدمی کا دھرم دولت ہے۔ آدمی اپنا نام اور
شہرت پانے کے لیے صبح سے شام تک کافی محنت
کرتا ہے۔ وہ کام میں اتنا مصروف رہتا ہے
کہ اسے کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ملتی ہے
اس حال میں وہ ایک بڑی کہانی کو کیسے ایک ہی
نشست میں پڑھ سکے گا۔ وہ ضرور اسے حصوں میں
بانٹ کر پڑھے گا۔ لیکن ایسا کرنے میں اس کی دلچسپی
جاتی رہے گی۔ اسی لیے وہ چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہی
چن لیتا ہے۔ ان کا آسانی سے جلدی جلدی
مطالعہ کر لیتا ہے۔

آج کل سائنس کا زمانہ ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی
کی ترقی سے ہمارے ماحول میں ایک گہری تبدیلی آئی ہے
انسان میں حوصلے کی بلندی اور فکر کی کشادگی پیدا
ہو گئی ہے۔ فن کار انقلاب کا حامی ہوتا ہے۔ وہ ہی

اپنے فن میں نئی نئی تبدیلیاں پیش کرتا رہتا ہے۔ انہی تبدیلیوں کے باعث قلم کار کے ذہن نشین ایک نئی فنی اور جذباتی صورت کا آغاز ہوا۔

افسانہ نگار نے اس نئی فنی کہانی تخلیق کا نام "منی کہانی" دے دیا ہے۔

منی کہانی :- جدید دور کی ایک عظیم پیداوار ہے روایت پسند نئی نسل پر یہ الزام دیتے ہیں کہ وہ ہم سے رشتہ توڑ رہے ہیں۔

لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ آج کا نوجوان کتنا ترقی پسند ہے۔ اسے روایت سے کتنی نفرت ہے۔ نوجوان وقت کے ساتھ ساتھ اپنی پوشاک بدل دیتا ہے۔ ان [illegible] حالات میں وہ اپنے بوڑھے باپ کی پگڑی کیسے پہن سکے گا۔ سوچنے کی بات ہے اگر وہ ایسا کرے گا۔ تو کتنا بھدا لگ جائے گا۔ ایک بوڑھا آسانی سے نوجوان بن سکتا ہے۔ لیکن ایک نوجوان کو بوڑھا بننے میں کافی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ وقت [illegible] اگر ایک نوجوان اور ایک بوڑھے [illegible] رشتوں میں [illegible]

تو اس کی وجہ یہی ہے نوجوان ایک نئی راہ پر چلنا، چاہتا ہے نوجوان کو کسی نئی راہ پر بے خوف چلنے سے سکون ملتا ہے۔ اور ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کہ وہ کوئی نیا تجربہ کرے کسی نئی راہ پر چلے۔

زندگی ایک تجربہ ہے۔ اس دنیا میں ایک تجربہ کار آدمی ہی کامیاب رہتا ہے۔ مہنی کہانی میں ہمیں ایک اناڑی نہیں بلکہ ایک تجربہ کار قلم کار نظر آتا ہے۔ اس تجربہ کار افسانہ نگار میں نظر کی گہرائی اور احساس کی شدت پائی جاتی ہے۔ اس کے پاس گہرے مشاہدہ کا ایک بڑا خزانہ ہے۔ وہ فکر کی دھن میں چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ وہ زندگی سے بہت قریب رہتا ہے۔ زندگی کا کوئی نتیجہ نکالنے کے لیئے ایسے بڑے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔ زندگی کے [illegible] کو [illegible]

جب ایک جدید [illegible] کار اپنے تجربے کو کہانی کے رنگ میں سنوارتا ہے۔ تب اسے چین ملتا ہے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ یہاں پہنچ کر اسے کہانی کا کردار اپنا کردار معلوم ہوتا ہے اور اسی طرح ایک کہانی ایک دستاویز بن جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک کہانی

لکھنے والا۔ حقیقت پسند ہوتا ہے وہ زندگی کی عام باتیں یا کوئی ایسا واقعہ پیش کرتا ہے جو حقیقت پر ہی مبنی ہوتا ہے۔ سچے واقعات ہی ایک قاری کے ذہن پر گہرے نقوش کی طرح بیٹھتے ہیں۔ یہ کوئی بھی کہانی گہرے اثرات چھوڑتی ہے۔ یہاں میں ایک ایسی کہانی کہتا ہوں۔

اچھی کہانی لکھنا ایک فن ہے

منی کہانیوں میں زیادہ واقعات نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ کسی ایک واقعے کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ قاری کا ذہن ایک ہی تاثر قبول کرے یہ واحد تاثر کسی واحد کردار سے بھی پیدا کیا جاتا ہے میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ منی کہانیوں میں ایک خاص چیز پر دھیان دیا جاتا ہے۔ اور یہی کہانی کا نقطہ عروج بن جاتا ہے

منی کہانی کم سے کم الفاظ میں لکھی جاتی ہے

عام طور پر منی کہانی زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن آج کل ایک منی کہانی ایک منٹ میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جدید کہانی لکھنے والا وقت کی زبردست قدر کرتا ہے۔ اسے ایک ایک منٹ کا احترام اور احساس ہے۔ اور وہ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

منی کہانی ...... شاعری سے کافی قریب ہوتی ہے۔ منی کہانی پڑھ کر قاری قلبی سکون حاصل کرتا ہے۔ یہ خوبی ہمیں رقص، موسیقی، سنگ تراشی اور شاعری میں نظر آتی ہے۔ اسی لئے منی کہانی کو ہم فنون لطیفہ میں شمار کرتے ہیں۔

زندگی واقعات کا ایک مجموعہ ہے۔ زندگی میں بے شمار واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ جب کوئی واقعہ انسان کی زندگی پر اثر ڈالتا ہے۔ تو اس واقعہ سے اس کے ذہن میں بہت سی نفسیاتی کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب کوئی آدمی ساحل پر بیٹھ کر کچھ سوچتے سوچتے دریا میں کنکر مارتا ہے۔ دریا میں دائرے بن جاتے ہیں ان دائروں میں اس کے ذہن میں بے شمار بیتے ہوئے واقعات آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ اور اسے بے شمار لوگ یاد آتے ہیں۔

اس کے دل میں سوئے ہوئے جذبات پھر سے جاگ اٹھتے ہیں۔ گذری ہوئی زندگی جیتی جاگتی نظر آتی ہے۔ یہ نفسیاتی کیفیات اس وقت بھی پیدا ہوتی ہیں جب کوئی آدمی آئینہ میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ یا جب کوئی آدمی کبھی بچھڑے ہوئے دوست کا فوٹو دیکھتا ہے اخبار، کتاب کے مطالعہ کے دوران یا دیگر واقعات سے بھی ایسی بے شمار نفسیاتی کیفیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ اسے کل کے واقعات بھی خوب ستاتے رہتے ہیں۔ اس لئے انسان کی زندگی ماضی حال اور مستقبل کا آئینہ بن جاتی ہے جدید افسانہ نگار کے لئے ان نفسیاتی کیفیتوں کا سمجھنا اور مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ ہمیشہ نئے نئے تجربات پر زور دیتا ہے جب نفسیاتی کیفیتوں کو تجربے کے طور پر افسانے میں بھر دیتا ہے۔ اسے اپنے تجربے سبب زبردست کامیابی ہوتی ہے۔ اب افسانہ نگار اپنی کہانی کو واقعات کے تسلسل میں بیان کر کے بجائے انسانی ذہن اور اس کے شعور کی تصویریں ابھار کے سامنے لاتا ہے۔ وہ خارجی واقعات کے بجائے انسان کے شعور کی اصلی فطری پیدائشی یعنی داخلی حالات کو ہی کہانی بنا دیتا ہے۔ جدید کہانی کی بنیاد صرف حقیقت پر مبنی ہونی چاہئے۔ انسان جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ اس کے لئے ایک حقیقت ہے زندگی کی بے شمار حقیقتیں ہیں۔ ان ان گنت حقیقتوں

میں ہمارا شعور بھی آتا ہے۔ سائنس نے ہمیں
حرکت میں ڈالا ہے۔ نئے نئے تجربات سے ہمیں
ہماری زندگی درہم برہم ہو گئی ہے ہمارے چاروں
اور جنگ ہی جنگ ہے۔ نئے نئے فتنوں نے
گھیر لیا ہے۔ سکون کہیں ملتا ہے۔ ہم عجیب انتشار میں
گرفتار ہیں۔ ان پریشانیوں کے سبب ہمارے
شعور میں بھی کوئی ربط اور ترتیب نہیں رہا ہے۔
اس بے ترتیب شعور سے ہماری کہانی بڑی متاثر ہوئی ہے
کہانی کے پلاٹ اور سیرت میں بہت سی نئی
اور فنی تبدیلیاں آئی ہیں۔

ایک کہانی میں کسی خوب صورت واقعہ کی
فنی ترتیب کو پلاٹ کہتے ہیں۔ ایک اچھے
پلاٹ سے تازگی کا احساس پیدا ہوتا ہے لیکن
نئے فن کاروں کے مطابق ادب یا کہانی کا پلاٹ ایک
مصنوعی چیز ہے اور اسے غیر ضروری سمجھ کر بہتوں
نے اس کا وجود ہی ختم کر دیا ہے یعنی ایسی کہانیاں
لکھی جاتی ہیں جن کے پلاٹ نہیں ہوتے ہیں۔

سائنس اور نفسیات نے ایک فن کار کو قید سے آزاد کیا ہے۔ جس کی وجہ سے کہانی کی ہیئت پر بھی گہرا اثر پڑا ہے۔ نئی کہانی کے کردار کو سمجھنا اتنا مشکل بن گیا ہے کہ کہانی ختم ہونے کے بعد بھی ہم کردار کی صحیح عکاسی پر شک کرتے ہیں۔

اس کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر نئی کہانی میں کرداروں کو متعارف نہیں کیا جاتا ہے۔ ایک جدید افسانہ نگار الفاظ کے انتخاب میں بہت سنجیدہ نظر آتا ہے۔ وہ ایک ہی اشارے سے کسی فرد کا کریکٹر کھول دیتا ہے اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ قاری جدید افسانہ نگار کے اشاروں کو سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے ان نئی کہانیوں کو پڑھ کر ایک قاری کو ان کے بے مقصد ہونے کا شدید احساس ہوتا ہے۔ جدید کہانی کے کردار کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کے شعور میں کوئی خوف نہیں ہے۔ ان سے اپنے سچ کہنے میں جھجک نہیں ہوتی ہے۔ وہ اپنی برائی پر پردہ نہیں ڈالتے ہیں اور اپنی اچھائی کو بھی چھپاتے نہیں۔ وہ مخصوص اثرات اور وقت کی ترقی کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ جب ایک افسانہ نگار اشاروں کے بجائے اپنی بات بڑی آسانی اور آزادی کے ساتھ کہتا ہے

اس کے سیدھے سادے اور معصوم انداز سے قاری کو بڑی لذت ملتی ہے

چونکہ جدید افسانہ نگار کا شعور آوارہ بادل کی طرح بھٹکتا ہے۔ اس لیے جدید کہانی میں کوئی واضح آغاز اور انجام بھی نہیں ہوتا ہے۔ لیکن میں اس بات پر کافی زور دیتا ہوں کہ اچھی کہانی کی کامیابی کا راز اس کے انجام پر بھی ہوتا ہے۔ کہانی کا اختتام اگر فطری ہو تو یہ ایک موثر کہانی بن سکتی ہے

میں اکثر اس مسئلے پر زیادہ دھیان دیتا ہوں کہ خون جگر سے لکھی ہوئی کہانی اس طریقے سے پیش کروں کہ یہ پڑھنے والوں کے لیے سب سے زیادہ دلچسپ اور موثر بن سکے اور ان کے ذہن میں ایک نیا اور تازہ تصور پیدا کر سکے۔ جس انداز سے بھی کہانی لکھی جائے اس میں کہانی پن کا ہونا ضروری ہے کہانی پن کا مطلب یہ ہے کہ جس مسئلے کو ہم جس انداز میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس مسئلے یا موضوع کے ساتھ انصاف کیا جانا چاہیئے۔

اس میں شک نہیں کہ ایک تخلیق کار ۔۔۔ عام لوگوں سے مختلف ہوتا ہے ورنہ وہ شعر نہیں کہے گا۔ افسانہ نہیں لکھے گا۔ لیکن ساتھ ساتھ وہ سماج میں ایک فرد بھی ہے اور عام لوگوں کی طرح سماج کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے سماج میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں وہ ٹھیک طرح سے

محسوس کرتا ہے اور آج کا افسانہ نگار سماج کے جانے پہچانے
مسائل کو ہی قلم کی زینت بناتا ہے۔ تخلیق کار کا کام بھی زندگی
کا کوئی مسئلہ پیش کرنا ہے۔ مسئلے کا حل تلاش کرنا اسکی فنی ذمہ
داری نہیں ہے۔ آج کون ذہین نہیں ہے؟ اس لئے آج کا
افسانہ نگار قاری کو اکثر ایک دو راہے پر کھڑا کرتا ہے۔
یہاں آکر قاری خود سوچنے لگتا ہے کہ تخلیق کار کے پیش
کئے ہوئے مسئلے کا کیا حل ہو سکتا ہے

میں اپنے یہ حسین احساسات اور جذبات ایک
خاص فنی انداز میں پیش کرتا ہوں۔ آپ ان کا غور سے
مطالعہ کریں اور اپنی نیک رائے سے نوازیں۔

نومبر سنہ ۱۹۸۰ء

ہمراہ کشمیری
شعبۂ کیمسٹری
ایس. پی کالج
سرینگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

... IInd Floor
... Muncipal Building
... Bagh ... NAGAR ...

نیلام

چند اسٹالوں کے آس پاس کافی لوگ جمع ہوئے تھے
ایک بہت بڑے میدان میں ۔ یہ اسٹال بڑی
خوبصورتی کے ساتھ سجائے گئے تھے
ان اسٹالوں پر شہر کی حسین لڑکیاں نیلام ہو رہی
تھیں
" ایک ہزار "
" ایک ہزار "
" ایک ..... دو ..... "
میں نے تیزی سے آگے بڑھنے کی کوشش کی
لیکن اصغر جو میرے ساتھ میلے میں شرکت کرنے کے لئے آیا
تھا نے یہ کہہ کر روک لیا
" حسین لڑکیاں دلوں پر راج کرتی ہیں
حسین لڑکیاں غلام نہیں بنتی ہیں

زمین کا عذاب

مسکراہٹ عبادت ہے
مسکراہٹ، غم کا علاج ہے
طبیعت کا روانی ہونا بھی باعث عذاب ہے
عالیہ۔! ڈولی میں چڑھنے سے پہلے تم اپنی چھوٹی بہن
سے کہتا جب کوئی محبت کا پیاسا تمہارے گھر آئے گا
تو اسے دیکھ کر اپنے نازک ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا کرنا
تم تو جانتی ہو کہ مسکراہٹ کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ
سکتا ہے۔ یہ جدائی کا احساس: آدمی کو بڑی طرح
زخمی کرتا ہے!

ایک ادھوری کہانی

ایک خوب صورت نوجوان ہوتے ہوئے
بھی اس وقت اپنے بڑھاپے کا احساس
ہوا جب سنیتا نے مجھے "انکل جی" کہہ کر پکارا



جب چاندنی بک جاتی ہے

الوٹ پیار کرنے کے بعد میں نے سوچا
کہ سنتوش اب ٹوٹ کر میری تعریف کرے گی
تو بولی :
"سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں
مجھے سارے مردوں سے پیار ہے" !

موسم کا سفر

"ہائے رام
اب کیا ہوگا
ممی آ گئی، ابھی دستک دے گی
وہ ہم دونوں کو مار ڈالے گی
وہ ساڑھی کی سلوٹیں ٹھیک کرتی ہوئی بولی
" جلدی جلدی پتلون پہن لو
یہ ننگی تصویریں بھی کہیں چھپا دو

دل اور محبت

کیبن میں افسانہ نے پھر وہی الفاظ دُہرائے
"میں تمہیں سب کچھ دے سکتی ہوں
مگر دل کے سوا" !!

فن کار

وہ گھر لوٹ آیا۔
خالی کشکول بھوکی بیٹی کے ہاتھ میں دیکر بولا
جب زندگی بڑھ جاتی ہے تو اس کا دام بھی
گھٹ جاتا ہے
جب میں تمہاری طرح جوان تھا میں نے
بہت پیسے کمائے
لیکن اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں
ایک بوڑھے کی کوئی قیمت نہیں ہے
لوگ خوب صورتی چاہتے ہیں

لڑکیوں کے شہر میں اکیلا آدمی

آج بھی جب میں نے اندر کا ہاتھ دیکھا
وہ رونے لگی، بولی،
"نجومی! تمہارے بغیر کسی اور نے مجھے دھوکا
نہیں دیا ہے

ان ج ام

جب سورج غروب ہوتا ہے

چہرے پر اداسی چھا جاتی ہے

ذہن کشمکش میں مبتلا ہوتا ہے

جائزہ

کبھی کبھی
جب میں اپنے دوستوں کے حالات کا جائزہ لیتا ہوں
تب میں اپنے آپ کو ایک بہت بڑا احمق سمجھتا ہوں

خوف

لوگو
سچ کہتا ہوں
مجھے اپنے سائے کا بھی خوف رہتا ہے

رفتار

ہم سب گردش کے مہمان ہیں
ہم رات اور دن کے مسافر ہیں
ہم سب کی منزل ایک ہے
لیکن منزل تک پہنچنے کے لیے ہماری رفتار مختلف ہے

کنوارا منظر

جب شہنائی بجتی ہے
دل تیزی کے ساتھ دھڑکنے لگتا ہے
اور مجھے شہر کی حسین لڑکیاں یاد آتی ہیں



زندگی

کاغذ کی ایک ناؤ
جو
آگ کے دریا میں
بہتی ہے !!

جلن

خوب صورت نوجوان لڑکیوں کا مزاج بھی کتنا عجیب ہوتا ہے۔ یہ خوبصورت لڑکیاں مرد کو اس طرح اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ جیسے آگ۔ پتنگے کو۔ اور پھر جب کسی خوب صورت مرد کے ساتھ کئی اور لڑکیاں دیکھتی ہیں تو ان میں زبردست جلن پیدا ہوتی ہے

میں اس ساحل پر فرصت کے لمحات گذارنے گیا۔ لیکن بیوی کی موجودگی میں اس روز کوئی بھی نوجوان لڑکی میرے پاس آٹوگراف لینے کے لئے نہیں آئی۔

ایک گلی کی کہانی

کسانوا - پھر وہی بات
انسان کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے
لیکن تم ابھی بھی —— ویسے کے ویسے ہو
اپنی زندگی سنوارو
ایک پل کی بھی بھاری قیمت ہوتی ہے"!

دھوپ چھاؤں

ایک سفید چہرہ
ایک سیٹھ کو غور سے دیکھ رہا ہے
سوچ رہا ہے
کاش میں اس کو مار ڈالتا
اس کے قیمتی کپڑے خود پہنتا
اس کی دولت سے زندگی کا ایک خوب صورت مزہ لیتا !!

بے عزتی کس نے ایجاد کی
کہاں سے وہ ؟
مار ڈالو اس کو



دوپہر کا مزدور

بابو جی آپ پردیسی ہیں،

آپ کو معلوم نہیں۔ یہ ہوٹل والے سیاحوں کو لوٹتے ہیں

ان ہوٹلوں کا انتظام بھی بہت ہی خراب ہے

اس گلی میں ایک مکان ہے۔ آپ وہاں بڑی خوشی سے رہ سکیے

ہیں۔ یقین کیجیے۔ آپ کی اچھی سروس ہوگی"،

"بوڑھے، تم کیا میری سروس کرو گے"

بوڑھا بولا

میں نہیں۔ میری ایک مسکراتی بچی تمہاری دیکھ بھال کرے گی

میں کچھ دیر خاموش رہا۔

اور اس نے مسکراتے ہوئے میرا سامان اپنے کندھے پر اٹھایا!



[illegible] کشمیری

پہچان

زندگی چل رہی ہے
زندگی میں کبھی ایسے واقعات بھی رونما ہوتے ہیں
جب انسان اپنے آپ کو بھی پہچان نہیں سکتا ہے
میں اسے غور سے دیکھتا رہا
"کیا نام ہے تیرا؟
کون سا مذہب اپنائے ہو؟"
میں کوئی جواب نہ دے سکا
میں اسے غور سے دیکھتا رہا!

پتھر کا آدمی

تالیوں سے ہال گونج اٹھا
ایک آرٹسٹ کی حوصلہ افزائی ہوئی
اس نے بنایا
شیشے کی دھرتی پر
پتھر کا آدمی



برف کا آدمی

ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کے بعد
اخباری نمائندوں سے ایک ملاقات کے دوران
اس نوجوان نے کہا
"پاگلوں پر پانچ سال کی تحقیق کرنے کے بعد میں اس
نتیجے پر پہنچا
دنیا کے سارے لوگ پاگل ہیں" ......!
کچھ عجیب حرکتیں کرنے کے بعد اس نے اپنا جوتا پاؤں سے
نکال کر اپنے سر پہ رکھ دیا۔ سامنے موجود ایک بوڑھے اخباری نمائندے
کے چہرے پر تھوک دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے اتارنے شروع
کر دئے۔ پتلون کھولنے کے بعد جب اس نے ناچنا شروع کیا تو ——
......!
لوگوں میں ڈر پیدا ہو گیا۔
کچھ منٹوں میں سارا کمرہ خالی پڑا
اندر میں اس کی تصویریں کھینچنے میں مصروف رہا
ایک انسانی ذہن بجلی کی رو سے بھی تیز ہے۔ یہ ساری کائنات ذہن
ہی کی پیداوار ہے۔ ایک ذہن بذات خود ایک مشین ہے۔ جب مشین کے
پرزے خراب ہوتے ہیں تو اس وقت ایک آدمی کو پاگل کہا
جاتا ہے

بدلتے رشتے



بستر پر لیٹی ہوئی اس پرشباب حیرانی کو میں نے پوچھا
"تمہیں ڈاکٹر کا انتظار رہتا ہے یا میرا؟
وہ بولی
آج کے یہ ناتجربہ کار ڈاکٹر ایک صحت مند انسان کو بھی بیمار بنا دیتے ہیں۔ اگر مریضوں کو ذبح خانہ کے بغیر تصور کرتے ہیں لیکن تمہارے خیالات اور جذبات نے میرے ذہن کو کافی متاثر کیا ہے۔ کتنے عظیم شاعر ہیں آپ؟ آپ میری روح کا علاج کرتے ہیں۔ تم سے مل کر میں سکون پاتی ہوں۔ تم سے اچھا اور کوئی نہیں ہے"!



ایک سال بیت گیا۔ ان کی شادی ہوئی۔ ایک دن ہم نے سینما [illegible]! سینما جاتے جاتے میں نے ان سے پوچھا
"تمہیں میرا انتظار رہتا ہے یا اپنے پتی کا"؟
"بے چارہ پتی پرائمری سکول کا استاد ہے۔ ہر وقت دماغ چاٹتا رہتا ہے۔ استاد بھی صاف ستھرے ذہن کے مالک نہیں ہوتے ہیں وہ میرے لئے ایک الجھن ہے۔ تم۔ میرے "آج" اور "کل" کی سمجھ ہو تم سے مل کر میں سکون پاتی ہوں۔ تم سے اچھا کوئی اور نہیں ہے



ایک اور سال بیت گیا۔ کاتی ہاوس بن میں نے اس سے پوچھا
"تمہیں میرا انتظار رہتا ہے یا کار ریس چیمپئن کا؟"
وہ بولی۔
کار ریس چیمپئن مجھے بہت پیار کرتے ہیں۔ ہم دونوں کار میں بیٹھ کر سارے شہر کا چکر لگاتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ ایک اچھے پاپ سنگر بھی ہیں۔ تیز رفتار آدمی سے مل کر واقعی سکون پاتی ہوں۔ وہ سب سے اچھے آدمی ہیں۔ نہ آپ سے بھی اچھے ہیں

کاروبار

میں کافی حیران ہوا
جب یہ کہہ کر اسنے میری راہ روک لی۔
"شام کو مل رہی ہوں"
دس روپیا کی سخت ضرورت ہے

حالات تیزی سے بدل جاتے ہیں۔ حالات کا سامنا کرنے سے ایک انسان تجربہ کار بن جاتا ہے۔ یہ پریم، یہ خوبصورتی۔ جس پر یہ نوجوان فدا ہوتے ہیں دراصل کچھ بھی نہیں ہے۔۔ یہ تو ایک دکھاوا ہے۔ میں نے یہ کل بھی کہا آج بھی کہتا ہوں۔ کہ عورت کے مختلف چہرے ہیں۔ عورت کا معیار کافی گر گیا ہے

لہجے کی تھکاوٹ

یہ لوگ کتنے عجیب ہیں۔ ان کا کردار بھی عجیب ہے۔ یہ لوگ
چلتی ہوئی گاڑیوں میں سوار ہوتے ہیں۔ بس میں موجود مسافروں
کو باہر بھی آنے نہیں دیتے ہیں......

ایک بس اسٹیشن زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ وہ جگہ
ہے جہاں مختلف لوگ نظر آتے ہیں۔ یہ وہ
جگہ ہے جہاں لوگ ملتے ہیں، بچھڑ بھی جاتے ہیں

بھائی جان کو سی آف کرنے کے بعد شکیلہ نے اپنے ہاتھوں
میں میرا ہاتھ لے لیا

خوبصورتی قدرت کی ایک خوبصورت ادا ہے۔ خوبصورتی
قدرت کی جان ہے۔ خوبصورتی کا تحفظ فرض اولین ہے۔ لڑکیوں
کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی کا پوری طرح تحفظ
کریں۔ جو لڑکیاں اپنے جسم اور خوبصورتی کا تحفظ نہیں کرتی ہیں
واقعی بدتہذیب ہیں، کیونکہ وہ قدرت کے اس قیمتی نذرانے
سے محروم رہتی ہیں..... مرد اور عورت کے درمیان نفرت
پیدا کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے

"مجھے دیکھ کر..... شاعر صاحب تمہارا موڈ آف کیوں ہوا۔"

تمہارے ماتھے پر شکن کیوں پیدا ہو ہیں"۔
"میں تمہیں اچھی نہیں لگتی ہوں۔"؟
بہت دنوں کے بعد دل مل رہے ہیں چلو کلب چلیں"۔
" دل ہی دل میں ... میں سوچتا رہا۔ اگر شکیلہ واپس ہی چلی جاتی تو کتنا اچھا ہوتا !!

انگارے

زمانے کی ترقی کا مطلب یہ نہیں کہ غریبی کا جنازہ اٹھایا گیا ہے۔ غریبی ابھی بھی زندہ ہے اور بھی زندہ رہے گی۔ پیٹ اگر خالی ہو تو انسان کا ضمیر بھی ڈگمگاتا ہے۔ انسان اپنی آزادی، اپنے احساس، اور اپنی خودی سے بھی چھٹکارا پاتا ہے کائنات کی تمام خوب صورت اشیاء غریب پر بے زار رہتی ہیں سچ مانو، غریبی کا دوسرا نام لعنت ہے۔ دنیا کے باشعور لوگو، غور سے دیکھو۔ یہ غریب کس طرح اپنی زندگی گذارتے ہیں ——!

پیٹ کی پوجا کرنے کے لئے ساہوکار سے ایک ہزار روپیا قرضہ لینا پڑا، جس کی ادائگی کے لئے مجھے پانچ سال کی غلامی کرنا پڑی۔ غلامی میں اس وقت چھ مہینے کی چھوٹ ہوئی۔ جب ساہوکار نے میری نوجوان بیوی کو جسم بیچنے پر بھی مجبور کیا۔

ایک گھڑی کی بات

"میری محبت!
حسن کو معاف نہیں کیا جا سکتا ہے
محبت کی تلوار، میری گردن پر ہے سنہری موقع ہے کاٹ لو می
محبت پہ قربان ہونا عبادت ہے
کیا دیکھتے ہو میری طرف۔ چلو میں اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہوں
تاکہ تمہیں مجھ پر رحم نہ آئے !!!
یہ سن کر میں نے آہستہ آہستہ اس کی گردن سے تلوار اٹھائی
میں حیران ہوا۔
میں نے بار بار سوچا
کیا محبت پر مرنے والے ابھی بھی زندہ ہیں؟
زندگی میں ایسا وقت بھی آتا ہے۔ جب ایک
نوجوان آئینہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن اُسے اپنی شکل کے
ساتھ کسی اور کی شکل نظر آتی ہے۔ زندگی کے دوڑ پر کافی ال حل
پیچ جاتی ہے

تخلیق کا کرب

میں ایک افسانہ نگار ہوں۔
خون جگر سے ایک کہانی لکھ رہا ہوں۔
اس کہانی کا عنوان "تخلیق کا کرب" ہے
اس کہانی کا مرکزی رول میں خود ادا کر رہا ہوں۔
کہانی کے آغاز میں ابھی یہ سوچ رہا ہوں۔
اگر میں پاگل ہو جاؤں۔
تو کیا میری جوان بیوی پاگل پن میں بھی میرا ساتھ دیگی
چنانچہ اس کا صحیح حل ڈھونڈنے کے لئے مجھے کئی دنوں سے نقلی پاگل بننا پڑا
اب جبکہ میری کہانی مکمل ہو رہی ہے
میں سب کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں۔
میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔
ایک سچا قلم کار ہوں
بیوی اگر چاہے تو ابھی مجھ سے طلاق لے سکتی ہے
لیکن میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔
ایک سچا قلم کار ہوں
یہ بیان ٹیپ کرنے کے بعد عدالت کی کارروائی مکمل ہوئی



آوارہ ایم

بازار

میں اس صدی کا حضرت آدم ہوں۔
میں برہموں کا ایک مجموعہ ہوں۔
میں نادان بھی ہوں
کیونکہ مجھے اس بات کا احساس بھی ہے کہ
اگر میں برہموں کو لباس پہناؤں تو میری
حقیقت ضرور غائب ہو جائے گی!

بازار کے دونوں طرف نوجوان خوب صورت لڑکیاں مجھے بلا رہی تھیں۔ میں ابھی ان کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا۔ کہ اچانک ایک دکان سے ایک نوجوان لڑکی جلدی جلدی میرے پاس آئی۔ میرا ہاتھ اپنی چھاتی پر رکھ کر بولی۔

"اس ابھرتی چھاتی کی قسم
ابھی ابھی ہماری دکان میں ایک بے انتہا حسین لڑکی نے داخلہ پایا ہے۔ تم اس کے پہلے مرد ہو گے
آؤ"

دل نہیں چاہتا تھا کہ بار بار نئی بوتل میں پرانی شراب پی جائے مگر جب نے حسن کا ذکر ہوا۔ میں تیزی سے دوکان پر چڑھا!

پہلے آسمان کا زلزلہ

نفس کو پالنے کے لئے ہی کائنات کا وجود عمل میں لایا گیا ہے۔ کیا کوئی ایسا نفس ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے
گناہ فطری ہے۔ خوب صورتی گناہوں میں اضافہ کرتی ہے

بے بی شو میں ایک ہزار بچوں نے شرکت کی۔
ججوں نے سب سے زیادہ خوب صورت اور صحت مند بچے کا
اعلان کیا
بچے کا نام ۔ راجیش
ماں کا نام ۔ سجاتا
سجاتا راجیش کو لے کر پبلک کے سامنے آئی
تالیوں کے دوران سجاتا نے پچاس ہزار روپے کا چیک وصول کیا
ٹی وی، ریڈیو اور اخباری نمائندوں نے سجاتا کو گھیر لیا
محبت انسان کو بے چین بنا دیتی ہے
محبت کے زخم آسانی سے نہیں جلتے ہیں
ایک اخباری نمائندے کی حیثیت سے میں اسے کچھ کہہ سکا
سنجیدہ انسان، ایک نظر یا ایک اشارے سے بھی ہلاک ہو جاتا ہے

میں گھر واپس آیا۔

بہت بار سوچا۔ سجاتا کو مبارک باد پیش کروں

بہت بار ریسیور ہاتھ میں اٹھایا۔ بہت بار نمبر ڈائل کرنا چاہا۔ مگر میں ایسا کر نہ سکا۔

میں اس کے گھر کو کیسے جلا دیتا

میں اسے دو سال پرانی بات کیسے یاد دلاتا

"سجاتا! تم جھوٹ بول رہی ہو۔ یہ میرا بچہ نہیں ہے"۔







میٹھے تیرے بول یارا

ایک دن میں نے ایک شرابی سے پوچھا۔
"آپ اتنی شراب کیوں پیتے ہیں؟"
وہ بولا
"جو لوگ شراب پیتے ہیں اُن پر مدہوشی طاری ہوتی ہے۔
جب مدہوشی طاری ہوتی ہے تو نیند آتی ہے
اور جو لوگ سوتے ہیں وہ گناہ نہیں کرتے ہیں
جو لوگ گناہ نہیں کرتے ہیں وہ جنت میں جاتے ہیں
آؤ جنت میں جانے کے لئے ہم سب پیئیں۔ !

میں نے اُسے ایک اور سوال پوچھا
"کسی سے پیار کرتے ہو"؟
"میں کسی سے پیار نہیں کرتا ہوں
میرے پاس دولت ہے
دولت سے ہر ایک چیز خریدی جا سکتی ہے
لوگ نشے کی حالت میں کس قدر سچ کہتے ہیں

ٹکراؤ

میں نے اس اکیلے آدمی کی ہمت دیکھ کر آواز اٹھائی
تم ایک چور کو پاپی سمجھتے ہو
لیکن میں اسے ایک بہادر سمجھتا ہوں
اس میں جرأت ہے
ہمت والے ہی انقلاب لاتے ہیں
خوف ایک خطرناک بیماری ہے
جو لوگ خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ بزدل کہلاتے ہیں
سچائی ۔ سچائی نہیں ہے
سچائی ۔ بزدلی کا دوسرا نام ہے
آج کل سچائی انسان کو نکمہ بنا دیتی ہے



گونگی رات

"ہلو" خوب صورت"
" میں فردوس بول رہی ہوں
تمہارے پاس آنے کی تیاری کر رہی تھی
اچانک سوداگر تشریف لائے
تم تو جانتے ہو۔
مجھے کار سے کتنی محبت ہے"..... !

عورت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا ہے جس کے پاس مایا ہو عورت اس کو اپنا سب کچھ بنا لیتی ہے —— مرد پر بھی اعتبار کرنا پاپ ہے۔ اس مرد نے ایک عورت سے ملنے کے لئے اپنی بیوی کی قیمتی انگوٹھی بیچ دی مگر اپنے اکلوتے بچے کو کتاب خریدنے کے لئے چند پیسے نہیں دئے!



احساس کے ستم

"اتنے اداس"؟

"کل رات امی بیمار ہوئی!
ڈاکٹر کو ٹیکسی میں لانے اور لے جانے کے لئے کوئی پیسہ نہیں تھا
اپنی گھڑی ٹیکسی ڈرائیور کو صرف نصف قیمت پر دے دی
ڈاکٹر کی بھاری فیس ادا کی
دوائی لائی
پھر جتنے پیسے بچے دال روٹی پر خرچ ہوئے
اور پھر —— کام پر دس منٹ کی دیری ہوئی
سیٹھ نے نوکری سے چھٹی کر دی
یہ بے احساس لوگ کیوں نہیں مر جاتے ہیں



گیلے حروف

ایک شخص ۔ ایک چھوٹی رقم کو بڑی رقم سے تقسیم کر رہا تھا۔
دوسرا شخص ۔ ایک بڑی رقم کو صفر سے ضرب دے رہا تھا
تیسرا شخص ایک بڑی رقم پر کراس لگا رہا تھا
چوتھا آدمی ۔ تفریح میں مصروف تھا۔

یہ کائنات ہماری ہے
اسکی حفاظت کرنا ہمارا فرض اولین ہے

مجھ سے یہ دیکھا نہ گیا
میں نے چلایا
انہوں نے میری بات سنی نہیں
انہوں نے میری بات پر توجہ نہیں دی
وہ سب بہرے تھے
وہ سب گونگے تھے
وہ سب اندھے تھے
میں نے ان کے مضبوط ہاتھوں سے قلم اور کاغذ چھیننے کی
زبردست کوشش کی

حسن کا معیار

آدمی کی سب سے بڑی کمزوری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ننھے فرشتوں کو نیکی سے روکتا ہے۔ اسکے ذہن میں برائی اور گناہ کے بیج بو دیتا ہے۔ وہ اسے ایک ذہین کتے کے ساتھ بھی کھیلنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ حالانکہ اگر وفا کے ترازو میں ایک آدمی اور ایک کتے کو تولا جائے تو ننھے بیتے بے زبان جانور کا ہی پلہ بھاری ہوگا۔

آدمی کو حیوانوں سے بھی سبق سیکھنا چاہیے۔
شیر سے آدمی بہادری سیکھتا ہے
ریچھ سے "درندگی"، بندر سے "نقل"، ہرن سے "تیز رفتاری"
ناگ سے "ڈسنا" اور کتے سے "وفاداری"

انتظار۔ موتی کو کھانا کھلانے میں مست تھا
نازک نازک ہاتھ جو بھی موتی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ چالیس سال کے ایک مضبوط ہاتھ نے ایک زوردار تھپیڑ لگا کر اس کے گلابی گال پر ہندوستان کا نقشہ بنا دیا

"بے شرم، بد تمیز
کتے کو کھانا کھلا رہے ہو"؟



وقت کی سہیلی

تعلیمی اداروں میں آج کل بڑی بے چینی پھیل رہی ہے۔ اس کی
ایک وجہ "امتحان" بھی ہے۔ ہمارے یہاں امتحان کا معیار کافی گر گیا ہے
امتحان ایک قسم کا مذاق بن گیا ہے۔ اسکی ذمہ داری ایک استاد پر بھی
عائد ہوتی ہے۔ یہ چالاک زمانہ ہے۔ دیس کی چالاک لڑکیاں ایک
تفلی مسکراہٹ سے ایک نوجوان استاد کا دل جیتتی ہیں۔

امتحان کے دن لگ بھگ تمام طالب علم سنجیدہ اور
اداس نظر آتے ہیں لیکن "پدم جیت" کا موڈ امتحان کے دن بہت
اچھا ہوتا تھا کیونکہ اس دن انہیں مجھ سے ایک لمبی ملاقات نصیب
ہوتی تھی۔

امتحان کی عمر بھی لمبی نہیں ہوتی ہے
امتحان ختم ہونے کے بعد میں حسب معمول اسے ملنے کے لئے
ایک خوب صورت موڑ پر کھڑا ہوا
پدم جیت وہیں سے گذری
لیکن مجھ سے ہم کلام نہیں ہوئی
ایسے لگا جیسے کوئی پہچان نہیں تھی۔

شرافت

ایک شریف آدمی فکر اور احساس کا قیدی ہوتا ہے فکر اور احساس کے قیدی دنیا کی بہترین مخلوق ہوتی ہے۔ ہمارے سماج کا نظام بھی کتنا عجیب ہے۔ ہمارے سماج میں ایک شریف آدمی کی نہیں بلکہ ایک چور اور بدمعاش کی عزت کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پتھروں کے شہر میں ایک شریف انسان کا جینا بہت ہی مشکل بن گیا ہے ـــــ زندگی کشمکش ہے۔ ایک شریف آدمی کو اپنی عزت بچانے کے لئے کبھی کبھی برے کام بھی کرنے پڑتے ہیں۔

ہر آدمی کے اپنے اصول ہوتے ہیں۔

ہیرا من کا سچا اور دھرم کا پجاری تھا۔

اسکی پوشاک اور طرز زندگی سادہ تھی۔ نوجوان اور خوب صورت ہیرا کسی نوجوان لڑکی سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا۔ نوجوان لڑکیاں سانپ ہوتی ہیں جو انسان کو ڈس کر جہنم میں لے جاتی ہیں ـــــ ثنا نام کی ایک مسلم لڑکی اسے بہت تنگ کرتی تھی۔ لیکن ہیرا کو پانے میں ہر بار ناکام ہوئی۔ کنواری لڑکیاں اکثر ضدی ہوتی ہیں۔ ثنا نے ایک جھوٹی خبر پھیلا دی۔ ہیرا ہیجڑا ہے! اسی وقت کوئی

مذاق سنجیدگی سے اختیار کر لیتا ہے۔ ہیرا کے ساتھ کوئی بھی لڑکی شادی رچانے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ ہیرا تو پریشان ہوا۔ لیکن ہمت نہیں ہاری۔ بہادر لوگ ہمت نہیں ہارتے ہیں ایک شریف آدمی جب گناہ کرنے پر آتا ہے تو بے خوف اور خطرناک طریقے پر گناہ کرتا ہے۔

ایک صبح ثنا ندی میں نہا رہی تھی۔ ہیرا ثنا کے ننگے جسم پر شیر کی طرح کود پڑا۔ ہیرا نے ثنا کی قمیض سے ثنا کا منہ بند کر دیا۔ بازو کھلے چھوڑے۔ بیہوشی میں گناہ کرنا مردوں کا کام نہیں ہوتا ہے۔ ہیرا ندی کے کنارے پر ۔ لذت سے پوری طرح آشنا ہو۔

زنا بالجبر سے ایک لڑکی کی شکل بدل جاتی ہے۔ جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ زخمی ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ گال، نظر اور پرائیویٹ حصے متاثر ہوتے ہیں۔ ہیرا کو تب سے کسی نے "مخنث" نہیں کہا۔ اس کا نام عزت سے لیا جانے لگا

جو لوگ وقت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، ہمارے سماج میں وہ دانا کہلاتے ہیں۔!!

پیاسی بستی

ہم سب پیاسے ہیں۔ ہمارا دھرم نفس پرستی ہے
ہم نفس کی پوجا کرتے ہیں۔ عورت صرف مرد کے لئے بنی ہے
مرد۔ عورت کے لئے وجود میں آیا ہے
ہمارے شہر میں گرلز کلب کھولے ہوئے ہیں جہاں
سے کوئی بھی مرد کسی بھی لڑکی کو جتنی دیر چاہے ادھار
لے سکتا ہے۔ بوائز کلب Boys club سے لڑکیاں اپنی پسند کے لڑکے ادھار لیتی ہیں۔ ان کے
اس کلب سے صرف خطرناک حبشی ہی ادھار لیے جاتے
ہیں۔ ہمارے دیش کی لڑکیاں حبشیوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں
اس حبشی نے گھمنڈ کی ہاتھا پائی کے دوران "مقدر"
کو بری طرح زخمی کیا۔ رجنی کی چیخوں سے ہوٹل کے ملازموں نے
کمرہ نمبر ے میں مداخلت کی۔ انہوں نے خوفناک حبشی کو کمرے سے
باہر نکال دیا۔ اس طرح مقدر کی جان بچ گئی۔ رجنی کی عصمت
بھی محفوظ رہی۔

رات آرام کے لئے ہوتی ہے۔ بے چارہ مقدر درد کی
شدت سے رات بھر چلاتا رہا۔ اس رات رجنی کو بھی نیند نصیب نہ
ہوئی۔ وہ رات بھر کروٹیں بدلتی رہی۔ وہ دل ہی دل میں نوچتی
رہی۔

کاش اس وقت میں نے شور نہ مچایا ہوتا۔
کاش اس وقت میرے خاوند موجود نہ ہوتے!!

دوسرے دن حسب معمول مقدر آنس چلا۔ رجنی نے اپنے قابل جوان اور تہذیب یافتہ پتی کو حسب معمول گرم جوشی سے الوداع کیا۔ الوداع کرنے کے بعد رجنی اپنے کمرے میں ہی گھس جاتی تھی۔ لیکن اس روز وہ سوچ سمجھ کر اس سیاہ وحشی آدمی کے کمرے میں چلی۔

ایک جوان عورت کو مرد کی شکل سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن اُسے ایک مضبوط آدمی چاہیئے جو اسے ننگی حرکتوں کے دوران متاثر کرے۔

مرد کی طاقت ہی مرد کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے!



راستے اور منزل

ہمارا ماحول کتنا گندا اور نیچ ہے یہاں ایک نوجوان لڑکا کسی نوجوان لڑکی کے ساتھ چل نہیں سکتا ہے۔ نوجوان جوڑی سینما اور کلب نہیں جا سکتا ہے۔ اپنی بہن یا بیوی کے ساتھ چل کر بھی یہ ناقابل بیکار لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں

میرے نوجوان عزت مند دوستو!

اب آپ ہی بتائیے اس ماحول میں ایک سنجیدہ انسان کیسے خوش رہ سکتا ہے۔ اس آلودگی کو دور کرنے کے لئے ایک انقلاب کی کافی ضرورت ہے

جوانی کی باتیں میٹھی ہوتی ہیں۔ ایک نوجوان لڑکی کی باتوں میں جلدی جلدی وقت گزر جاتا ہے۔ رضیہ اور میں بستی سے دور تھے۔ ٹہلنے کے دوران بیشمار لڑکوں نے ہمارا گھیراؤ کیا۔ پتھر برسائے گالیاں دیں۔ ہمارے پیچھے پیچھے فحش علمی گانے گائے۔ شور مچایا۔ ہمارے ارد گرد کافی لوگ جمع ہوئے۔ شور بس بھبتیں بیکار ہوتی ہیں، ارادے اداس ہوتے ہیں۔ یہ مت پوچھو بیکسی میں انسان کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا ہے۔ اللہ اللہ کر کے وہاں سے ایک بس گذری۔ ہم بھاگ تو نہیں گئے مگر اپنی عزت محفوظ رکھی۔

سارا ماحول الٹ گیا
عورت اور مرد کے درمیان جنگ ہوئی
مرد، عورتوں کے ہاتھوں پیٹا گیا۔
عورت، مرد کے ہاتھوں لٹ گئی
بدترین ماحول میں بدترین نظارے ہی دیکھے جا سکتے ہیں
ایک عورت دس دس مردوں کے بیچ میں پھنسی ہوئی نظر آئی
مرد کے سامنے عورت کا محفوظ رہنا کافی دشوار ہے
جو عورت بھاگ گئے میں کامیاب ہو گا وہ بڑی خوش نصیب ثابت ہوئی
آدمی اپنی درندگی کا ہر وقت ثبوت دیتا ہے
درندگی کے عالم میں آدمی کو اخلاق سے کوئی رشتہ نہیں رہتا ہے

میں اور شبنم اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ گئے
لیکن جلدی جلدی ہی مردوں کی نظر ہم پر پڑی
وہ جلدی جلدی ہم تک پہنچے
اسے کہاں لے جا رہا ہے
"یہ میری بیوی ہے"
صرف اتنا کہ کر انہوں نے میری مار پٹائی کی
میری بیوی کو مجھ سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ اسے مجھ سے
میں ننگا کر دیا گیا۔ اس کے بعد مجھے میرا منہ بند کر دیا گیا
شبنم کی ساڑی [illegible]

راستے اور منزل

ہمارا ماحول کتنا گندا اور نیچ ہے یہاں ایک نوجوان
لڑکا کسی نوجوان لڑکی کے ساتھ چل نہیں سکتا ہے۔ نوجوان جوڑی سینما
اور کلب نہیں جا سکتا ہے۔ اپنی بہن یا بیوی کے ساتھ چل کر بھی
یہ ناقابل بیکار لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں
میرے نوجوان عزت مند دوستو!
اب آپ ہی بتائیے اس ماحول میں ایک سنجیدہ انسان کیسے خوش
رہ سکتا ہے۔ اس آلودگی کو دور کرنے کے لئے ایک انقلاب کی
کافی ضرورت ہے

جوانی کی باتیں میٹھی ہوتی ہیں۔ ایک نوجوان لڑکی کی
باتوں میں جلدی جلدی وقت گزر جاتا ہے۔ رضیہ اور میں بستی سے دور
تھے۔ ٹہلنے کے دوران بیشمار لڑکوں نے ہمارا گھیراؤ کیا پتھر برسائے
گالیاں دیں۔ ہمارے پیچھے پیچھے فحش فلمی گانے گائے۔ شور مچایا۔
ہمارے ارد گرد کافی لوگ جمع ہوئے۔ شور نصیحتیں بیکار ہوتی ہیں،
ارادے اداس ہوتے ہیں۔ یہ مت پوچھو بیکسی میں انسان کو کن کن مشکلات
کا سامنا کرنا ہے۔ اللہ اللہ کر کے وہاں سے ایک بس گذری۔ ہم
بھاگ تو نہیں گئے مگر اپنی عزت محفوظ رکھی۔

Page no 41 & 42
61 62
Missing

سارا ماحول الٹ گیا
عورت اور مرد کے درمیان جنگ ہوئی
مرد، عورتوں کے ہاتھوں پٹا گیا۔
عورت، مرد کے ہاتھوں لٹ گئی
بدترین ماحول میں بدترین نظارے ہی دیکھے جا سکتے ہیں
ایک عورت دس دس مردوں کے بیچ میں پھنسی ہوئی نظر آتی
مرد کے سامنے عورت کا محفوظ رہنا کافی دشوار ہے
جو عورت بھاگ گئے ہیں کامیاب ہو، وہ بڑی خوش نصیب ثابت ہوئی
آدمی اپنی درندگی کا ہر وقت ثبوت دیتا ہے
درندگی کے عالم میں آدمی کو اخلاق سے کوئی رشتہ نہیں رہا ہے

میں اور شبنم اپنی عزت بچانے کے لیے بھاگ گئے
لیکن جلدی جلدی ہی مردوں کی نظر ہم پہ پڑی ہیں
وہ جلدی جلدی ہم تک پہنچے
اسے کہاں سے جا رہا ہے
"یہ میری بیوی ہے"
صرف اتنا کہہ کر انہوں نے میری مار پٹائی کی
میری بیوی کو مجھ سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ اسے کپڑوں
میں ننگا کر دیا گیا۔ اس کے بعد تو میرا منہ بند کر دیا گیا
شبنم کی ساڑی سے میرا منہ اور ہاتھ باندھ دیے

ایسا کرنے میں انہیں کوئی مشکل پیدا نہیں ہوئی کیونکہ
درندوں کی تعداد زیادہ تھی۔
ان کے پاس سائنسی آلات بھی تھے۔
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔
لڑائی کے طریقے بھی مجھے معلوم نہیں
مرد، ان پڑھ ہو یا تعلیم یافتہ اسکا فلسفہ سمجھنا کافی دشوار ہے
ایک پوتر رشتہ ہونے کے باوجود بھی مرد نے عورت کو
غلام سمجھا ہے
حالانکہ ایسا سوچنا ہی انسان کے ضمیر کے خلاف ہے
ہم پر عورت کے کافی احسانات ہیں
اس کو ل بطن کا سب سے بڑا احسان یہ ہے
کہ اسی نے ہم سب کو جنم دیا ہے



سنّاٹے کا رقص

"آؤ کچھ دیر باتیں کریں"

مجھے باتوں سے نہیں کام سے پیار ہے"



پوسٹ مارٹم

شیو نرائن کوہ نور نے بہت سادگی سے اپنی زندگی گذاری
لیکن پھر بھی لوگ اُسے چور اور آوارہ کہتے تھے
وہ جس راہ سے گذرتا تھا لوگ اس پر تھوکتے تھے
عورتیں اُسے دیکھ کر دروازے اور کھڑکیاں بند کرتی تھیں
جب شیو نرائن کوہ نور کا انتقال ہوا
لوگوں نے آرام کا سانس لیا
شیو نرائن کوہ نور اتنا بدنام تھا کہ ارتھی اٹھانے پر بھی
رشتہ داروں اور دوستوں کو تکلیف پہنچی
ارتھی کے جلوس میں کچھ لوگ ہی شامل ہوئے

انسان میں ایک ایسی طاقت موجود ہے جسے پا کر وہ کافی دور
پرواز کر سکتا ہے
کرامت بزرگی کی نشانی ہے
کرامت فنا نہیں ہوگی
جب لوگ اسے آگ کی نذر کر رہے تھے
تو لوگوں نے اس پاپی روح پر ایک معجزہ دیکھا

اور بھی آہستہ آہستہ آسمان کی طرف اڑی
اور بھی، دور بہت دور چلی۔
کچھ دنوں بعد۔ میں اور چینچل شمشان گھاٹ کے راستے
تفنگ (Washing) کرنے چلیں
ہم نے دیکھا جس جگہ شیوزائن کوہ لوز کی لاش جلانے کے
لئے رکھی گئی تھی
وہاں اس کے نام پر ایک مندر بنایا گیا
ہم کافی متاثر ہوئے
ہم نے شیوزائن کوہ لوز کی زندگی پر تحقیق شروع کی
شیوزائن کوہ لوز کی زندگی کا خاکہ اس طرح ہے

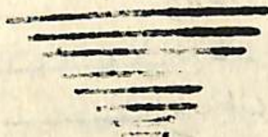
نام ———— شیوزائن کوہ لوز
عمر ———— پچاس سال
بچپن ———— چھ سال
نیند ———— سولہ سال
تکلیف ———— دو سال
مطالعہ اور لکھائی ———— دس سال
باتھ روم اور میک اپ ———— پانچ سال
چائے کھانا کھانے اور دیگر
خوردنی اشیاء پر ———— تین سال
[illegible] ———— [illegible] سال

[illegible]

چونکہ اس کی نیکیاں — اس کے گناہوں پر بڑی طرح غلبہ پا گئی ہوئی ہیں اسلئے ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ شیو نرائن کرہ نور واقعی ایک مہانتا تھے

کسی انسان کے بارے میں کوئی رائے پیش کرنا کافی مشکل ہے انسان کی صحیح رائے معلوم کرنے کے لئے ہمیں انسان کا چہرہ نہیں اس کا دل اور ذہن دیکھنا چاہیئے۔

نیک خیالات والے انسان قابل ستائش ہوتے ہیں
قابل تعریف انسان کا نام ہی 'دھرم' ہوتا ہے
اسلئے انسانوں کی پوجا کرنا بھی قابل ستائش ہے۔



ٹوٹے ہوئے تار

یہ تیتلی رباب پر اپنا اثر ڈالتی ہے
"سارے گا ما پا دا نی سا" کی ریہرسل کے بعد
جب تم نے میوزک روم کے ایک کونے میں وائلن بجایا
مجھ پر لاشعوری طاری ہوئی.
تمہاری نازک انگلیاں تار پہ تھیں یا میرے دل میں اتر گئیں
میں تمہارے نزدیک آیا، بار بار پوچھا
پھر کہا دھن بجاؤ! پھر بھی دھن بجاؤ!!
حالات تیزی سے آگے بڑھ گئے
تم چپکے سے میرے پاس آتی تھی، اور کہتی
"میرے ڈیئر ڈیئر ELVIS آج تک تمہارے لیے وائلن
بجاتی ہوں!

جب تم ہنستی تو راگوں میں ہنستی تھی
تمہاری ہر بات کسی نہ کسی راگ پر مشتمل ہوتی تھی
تمہاری لچک میں پائل کی جھنکار تھی
تمہیں سنجیدہ نادرہ موسیقی بانسری سے بھی کافی دلچسپی تھی

لیکن گٹار تمہاری ایک زبردست کمزوری کا نام تھا
گٹار دیکھ کر ہی تم ناچ اٹھتی تھی
"ڈرامیٹک کالج" کے دوران جب کبھی بھی تمہارا موڈ آف رہتا تھا
میں تمہارے لئے گٹار ہی بجایا کرتا تھا
راک میوزک سے تمہارے سارے غم دور ہونے تھے
ہم میوزیکل شو پیش کرتے تھے
"ڈرامیٹک کالج کی آخری فنکشن کو میں کیسے بھول جاؤں
میں نے ایک جوگی کا رول ادا کیا
میں نے کئی گھنٹوں بین بجائی
اور — تم ناگن کی طرح میرے سامنے ناچتی رہی
کئی بار خدشہ ہوا کہ مجھے سچ مچ ناگن ڈس گئی ہے
میری جگہ اگر کوئی اور آرٹسٹ ہوتا! بے چارہ سٹیج چھوڑ کر بھاگ گیا ہوتا

ریڈیو، ٹی وی اور سٹیج پر کتنی بار اکٹھے کام کیا
کتنے انعامات حاصل کر چکے ہیں
ہر ایک کے لب پر یہی تھا — ایک خوبصورت جوڑی
سچ مچ ہم خوش نصیب تھے۔ پڑھائی کے دوران ہی

ہماری محبت شادی میں تبدیل ہوئی۔

"ڈارشنگ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہم

انٹرنیشنل میوزک کلب کے ممبر بنے

یہاں ہم ہر شام راک میوزک پیش کیا کرتے تھے

ہمارا نام ہم کو ٹکٹیں جلدی جلدی جلدی بک جاتی تھیں

ہم کافی امیر بن گئے

ہم کافی مشہور ہوئے

زندگی کے خوبصورت حادثات ہمیشہ یاد آتے ہیں

زندگی کی وہ رنگین شام ابھی مجھے یاد ہے ۔ اس شام ٹورنٹ

کا ایک شاندار مقابلہ تھا

لوگوں نے ہمارے لئے پھولوں کے ہار منگوائے تھے

انہیں ہماری کامیابی کا پورا یقین تھا ۔ لیکن ایسا نہ ہوا!

شو چار گھنٹے کا تھا لیکن صرف بیس منٹ کے بعد ہی ہم دونوں

آہستہ آہستہ گر پڑے

ایک زبردست شور اٹھا!!

پھر مجھے کچھ معلوم نہیں؟

ہوش میں آنے کے بعد میں نے دیکھا ـــ ایک ویران سا عالم!

خاموشی چاروں اطراف پھیلی ہوئی تھی!!

لوگ تمہارا آخری درشن کر رہے تھے!!!

اف یہ زندگی ایک خطرناک دھوکہ ہے
کس کو معلوم ہے - زندگی کب ہم سے پرے ہٹ جائیگی !
تھری شیا (Theresa) ! پولیس کی تحقیق سے پتہ چلا کہ
مخالف گروپ "ڈیفوڈلز" (DAFFO DILLS) نے تمہیں زہریلی
شراب پلائی
قانون کے اعتبار سے انہیں سزا ملی
لیکن سب سے زیادہ سزا مجھے ہی ملی
میری زندگی کا سارا سکون چھین لیا گیا
میری زندگی کے فنکار ! تمہارے چلے جانے کے بعد اب جی نہیں چاہتا ہے
کہ میں کسی اور کے ساتھ کام کروں

اب میں تمہارے فوٹو دیکھ کر سوچتا ہوں
مجھے تمہارے ساتھ موت کیوں نہیں آئی
کاش تم ایک بار پھر آتی —
میرے ایلی وس - آج میں تمہارے لئے وائلن بجاتی ہوں۔

زندگی اسٹیج ہے جس پر دو قسم کے کردار نظر آتے ہیں
ایک کا نام "اداکار" ہے
دوسرے کا نام "فنکار" ہے

ایک اداکار ــــ ایک فنکار سے مختلف ہے
ایک اداکار ــــ سٹیج یا سکرین پر اپنا معمولی کام کر کے چلا جاتا ہے
اداکار ــــ سستی شہرت چاہتے ہیں۔ اس کی کامیابی عارضی
ہوتی ہے
اداکار ــــ جب فن کے معیار پر پوری طرح اترتا ہے
اُسے فن کار کہتے ہیں
فن زندگی ہے۔ فن کار، زندگی کا ایک روپ ہے
اداکار کے مقابلے میں فن کار کی تعداد بہت کم ہوتی ہے
ایک فن کار مر کر بھی زندہ رہتا ہے
فن کار سستی شہرت کے مالک نہیں ہوتے ہیں



اجنبی لوگ

کشمیر میں ہنی مون منانے کے بعد قران میرٹھ واپس چلے
اور اپنی بیوی نماز کو خط لکھا
میری نماز
تم سے پہلے میری زندگی میں ایسی دو لڑکیاں آئیں
جنہوں نے مجھے کافی پریشان کیا۔ کوئی بات کب تک چھپی رہے گی
آج میں تمہیں ان دو لڑکیوں کے بارے میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔

لڑکی نمبر ۱۔ کچھ سال قبل میرٹھ سے لکھنؤ جانے والی ٹرین میں
مجھے ایک چنچل لڑکی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ پہلی ہی ملاقات میں
ہم دونوں کافی قریب آئے۔ میں لکھنؤ کالج میں زیر تعلیم تھا۔ چونکہ
میں اکیلا تھا۔ اس لئے یہ لڑکی اکثر میرے ڈیرے پہ آ کر آیا کرتی
تھی۔ ہمارے جنسی تعلقات شادی میں تبدیل ہو گئے۔
شادی رچانے کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ مذکورہ عورت نے بہت
سے مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کئے تھے ایک بڑی
...ب کی بیوی کیا بن سکتی ہے۔ میں نے اسے کافی نصیحتیں
کیں لیکن وہ باز نہ آئی۔ میں نے اسے طلاق دی۔

→ NOTE:- Page no ۷۴ + ۷۵ Are Missing
74 75

میرے کفن میں کس کی لاش ہے؟

یہ وہ شہر ہے
جہاں، قانون اور عدالت زیرو کے برابر ہے
یہاں اونچی ذات کا راج ہے
اونچی ذات، نیچی ذات پر اپنا بدترین راج کرتی ہے

○

اس شہر میں
جو ہم نہیں کر سکتے ہیں
بے چارے اچھوت ہی کرتے ہیں
مگر جانتے ہو اسکا معاوضہ انہیں کیا ملتا ہے
ان کے گھر جلائے جاتے ہیں
ان کی جائداد اور زمین چھین لی جاتی ہے
انہیں شہر چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے
شہر چھوڑنے کے بعد بھی انہیں آرام نصیب نہیں ہوتا ہے

○

یہ وہ شہر ہے

جہاں ایک اچھوت لڑکی کی عصمت محفوظ نہیں رہتی ہے
اونچی ذات والے کسی بھی وقت کسی بھی نوجوان کنواری
لڑکی کے ساتھ سو سکتے ہیں
اگر وہ یہ فعل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی تو اس کے لئے
موت کا اعلان کیا جاتا ہے



قانونی اور اخلاقی طور پر ہم ایک انسان کو مار نہیں سکتے ہیں
جو شخص کسی کو مارتا ہے۔ ایک قاتل کہلاتا ہے
سماج میں ایک قاتل کی عزت کچھ بھی نہیں ہوتی چاہئے
مگر ہمارے شہر میں۔
ایک قاتل، ڈاکو اور بدمعاش کی ہی زیادہ عزت کی جاتی ہے



ان گنت لوگ جمع ہوئے تھے
زبردست شور تھا
سین کافی خوفناک تھا۔
ایک لڑکے میدان میں ماکلا نام کی ایک اچھوت لڑکی کے
سارے کپڑے اتار دئے گئے تھے۔ لوگ اس کے ننگے جسم پر پتھر
لگا رہے تھے۔
معصوم خوبصورت جسم پر شدت سے پتھر برسائے جا رہے تھے

موٹے موٹے پیٹ والے اچھوت چوڑے پتھر مارنے والوں سے
زیادہ خوش نظر آ رہے تھے
ہنس رہے تھے
ناچ رہے تھے

○

وہ اپنے دو ہاتھوں سے کس کس سینے کو بچا سکتی
جسم کے چاروں اور، خون کے چشمے پھوٹ رہے تھے!!

○

ذات پات ــــ مردہ باد
چھوت چھات مردہ باد
اونچ نیچ مردہ باد
بھارت زندہ باد
انسانیت زندہ باد
ظالم اور ظلم مردہ باد

○

میرے کچھ دوستوں نے میرے ہاتھ میں پتھر رکھ دیئے تھے
ایک لفظ ایک انقلاب لا سکتا ہے۔ اور یہ ایک ایک لفظ سے
میرے ہاتھ سے پتھر خود بخود گر پڑے
دنیا میں اچھے لوگوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا ہے

اچھے لوگ ہی پیغمبر کہلاتے ہیں
ایک پیغمبر کی زندگی ہر وقت اوروں کے کام آتی ہے
جب کسی دیش کی حالت بگڑ جاتی ہے تو اس دیش کا
پیغمبر لوگوں کے سامنے آتا ہے
میں مکان کی چھت سے جلدی جلدی اتر آیا
اور ننگی حوا کے گرد اپنا جسم پھیلا دیا

فطرت

سماج، ریاست اور ملک میں ایک ڈاکٹر کا رتبہ کافی بلند ہے
ایک ڈاکٹر ذات، پات، چھوت چھات سے بالاتر ہوتا ہے
ایک ڈاکٹر کا وی۔ آئی۔ پی ایک مریض ہی ہوتا ہے
انسان کتنا ہی بہادر کیوں نہ ہو، وہ موت سے خوفزدہ ہوتا ہے
ایک ڈاکٹر ہمیں طبعی عمر دے سکتا ہے
ایک ڈاکٹر ہمیں موت سے نجات دلاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر ہماری
زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی زندگی کی حفاظت
کرتا ہے وہ سب سے اچھا انسان مانا جاتا ہے

"ڈاکٹر صاحب! میرے بھائی کی جان بچائیے
وہ سخت بیمار ہے
میں تیرے پاؤں چھوتی ہوں"

ڈاکٹر صاحب نے جلدی جلدی سامان چھوڑ دیا۔ بریف
کیس میں بلڈ پریشر مشین، تھرمامیٹر کے علاوہ کچھ ضروری
دوائیاں بھی رکھ دیں

"یہ بریف کیس اٹھاؤ"

بریف کیس اس کے ہاتھ میں تھما کر ۔۔۔۔ ڈاکٹر چیخ اٹھا!
اُف تمہیں سخت بخار ہے

کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں ایک انجکشن لگاتا ہوں۔ تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک ہو جائے گی

جرم آدمی کا پرانا ساتھی ہے۔ آدمی ان غاروں میں رہا جہاں جرم کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ زمانے کی تیز رفتار سے انسان کا ذہن بدل سکتا ہے۔ وہ غاروں سے نکل آیا۔ دشت و در سیاروں اور ستاروں پر اپنی کامیابی کے جھنڈے لہرائے لیکن اپنی اس فطرت سے باز نہیں آیا جس کا نام "جرم" ہے۔ آج انسان کا دین جرم ہے۔ انسان جرائم کے بغیر ایک دن بھی جی نہیں سکتا ہے

انجکشن لگانے کے بعد ہی وہ معصوم اور مجبور لڑکی بستر پر بیہوش ہوئی۔ ڈاکٹر یہ زندہ لاش دیکھ کر مسکرایا۔ اس نے جلدی جلدی کھڑکیاں بند کر دیں۔ دروازہ بند کیا۔ بجلی بجھا دی۔ ڈاکٹر نے اپنے کپڑے اتار دئے۔ اس نے زندہ لاش کے کپڑے بھی بڑی آسانی سے اتار دئے

کئی گھنٹوں کے بعد جب وہ ہوش میں آئی

بکھرے ہوئے بال

لال گالوں پر دانتوں کے نشانات

ڈھیلی چھاتی

ننگے اعضا اور بستر پر داغ

بلوز برا۔ ساڑی نہیں اور دیکھ کر چیخ اٹھی!

وہ دوڑتی دوڑتی گھر پہنچی
وہاں ایک سناٹا - ایک خوفناک منظر تھا۔
ہڈیوں کا ڈھانچہ ، سخت اور بے حرکت جسم ، بے نور
آنکھیں ، کھلا منہ ، اُسے گھور رہا تھا
نندراکشہ ! اتنی دیر کیوں لگا دی۔
اُدھر صبح ، اُدھر نگر سے میرا بھی گزر ہوا۔
بہت ہی شور تھا ، ایک مکان کے آس پاس
گھوڑے سے نیچے اتر کر میں نے ایک آدمی سے پوچھا
مار پیٹ کیوں کی ہوئی
"ڈاکٹر سورج کو ابھی ابھی مکان سے نکالے گئے

آئینے کا زوال

شام سوا پانچ بجے — گھر پہنچا۔ بچے اودھم مچائے ہوئے تھے
بیوی صاحبہ شاپنگ سے واپس نہیں آئی تھی۔

ساڑھے پانچ بجے — بڑی لڑکی نے چائے بنائی۔ زبردستی زہر مار کی
چھ سے آٹھ بجے تک — اپنے بچوں کو پڑھایا۔
آٹھ سے ساڑھے آٹھ بجے — بیوی کی واپسی۔ رسمی بات چیت۔ بازار
سے آیا کھانا۔ بچوں کے ہمراہ کھایا۔ بیشی دور
رحمت بھی ہے زحمت بھی
ساڑھے آٹھ سے نو بجے — پانچ خطوط لکھے جو ریاست گئے
نو بجے سے دس بجے تک — اخبارات اور رسائل کا مطالعہ
دس سے گیارہ بجے — لیکچر کی تیاری
گیارہ سے ساڑھے گیارہ بجے۔ اپنی قمیض خود دھوئی جوتا پالش کیا، اپنا
ہاتھ جگن ناتھ
ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک — شیلم کے ساتھ چائے پی
بارہ بجے ... آئینے ... صبح تک
تعلیم کے ساتھ تاش اور کیرم کھیلتے
کے دوران ... پیار و محبت سا

ہنسی مذاق، طبیعت گُل گلزار

ایک بجے سے صبح دو بجے تک۔ ہال کمرے میں گایا۔ نجم نے سنگیت کی مایس منظر میں حفیظ جالندھری کا نغمہ "ابھی تو جوان ہوں۔ ابھی تو میں جوان ہوں"

دو بجے دونوں سو گئے



صبح سات بجے —— نیند سے بیداری

ساڑھے سات بجے —— ناشتہ

ساڑھے سات بجے سے نو بجے تک۔ پرائیویٹ ٹیوشن

نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک۔ لنچ

ساڑھے نو بجے —— آفس جانے کی تیاری

دس بجے —— حسبِ معمول کالج پہنچا۔ ایس ایچ او معہ دو سپاہی میرا منتظر تھا۔ پرنسپل صاحب نے ایک آرڈر کے تحت مجھے نوکری سے معطل کیا اور میرے وارنٹ گرفتاری چارج شیٹ [illegible] تھما دیا۔ مجھ پر تین الزامات تھے!

(۱) کل رات سوا آٹھ بجے میں نے اپنے دوست کو قتل کیا اور اس کی خوب صورت بیوی کو اغوا کیا

(۲) کل ہی رات کے پونے بارہ بجے ڈاکوؤں کی سربراہی کر کے بنک سے دو لاکھ روپیا اڑایا۔

محبت اور مہنگائی

(ا) گھر کے افراد

(۱) بڑھاپے کا باپ

(۲) اپاہج امی

(۳) احتیاط (بھائی) کالج میں زیر تعلیم ہے

(۴) عدلیہ (بہن) میٹرک کا امتحان دے رہی ہے

(۵) رومانہ (بہن) کیمبرج میں داخلہ لے چکی ہے

(۶) ان سب کا ان داتا "میں" سرکس کا ایک "جوکر"

(ب) بجٹ

(۱) میری کل تنخواہ — سات سو روپیا

(۲) پچھلے مہینے کا خرچ — ڈیڑھ ہزار روپیا

(ج) اگلے مہینے تاکید ہے

(۱) ابا جان کے لئے ایک گرم سوٹ، ایک چادر

(۲) احتیاط [illegible] کے لئے ایک پینٹ، ایک قمیض

(۳) عدلیہ کے لئے ایک سلائی مشین، ایک گھڑی

(۴) رومانہ کے لئے وردی، کتابیں، فیس

(۵) اپنے لئے — ایک چھاتا، ایک بوٹ

★

بوڑھا باپ ہر روز "کل اور آج" کا مقابلہ کرتے ہیں
امی کا تکیہ کلام ہے "مہنگائی ایک لعنت ہے"
ادھر احتیاط کے لباس فرینڈشپ اور ٹیوشن کا مسئلہ ہے
ادھر عدلیہ کی شادی کا مسئلہ ہے
اس کے جہیز کے لئے زمین اور مکان کہاں سے لاؤں
روزانہ ہر روز نئے نئے کھلونے مانگتی ہے

★

ایک [illegible] میرے گھر میں کوئی لائبریری نہیں ہے
مکان میں کوئی پرائیویٹ اور گیسٹ روم نہیں ہے
مہمان کے لئے کوئی بستر نہیں ہے
گھر میں قالین، اچھے برتن الماریاں نہیں ہیں.
ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈ نہیں ہے
فلش، لیٹرن کہاں؟
چھت سے پانی برستا ہے
وہ عالیشان بلڈنگ جس کا میں سوچ رہا ہوں کیسے
وجود میں آئے گی
ایک سینما ہال، کار یا ٹیکسی کیسے خرید سکوں.

★

کاش میں ایک سمگلر، ایک بنک روبر یا ایک

لیٹرا ہی ہونا

جوانی کی رنگ رلیاں ، تفریح ، رومانس ، کلب ، ہوٹل
اور سینما کے دروازے میرے لئے بند نہ ہوئے ہوتے
یہ بدنصیبی نہ ہوتی تو اور کیا ہے
کسی خاص تقریب میں شمولیت کیلئے ڈرائی کلینر سے
سوٹ ادھار لیتا ہوں۔
قرض ایک ایسا گہرا داغ ہے جسے چھپایا نہیں
جا سکتا ہے
کافی مقروض ہوں
شکر ہے ابھی کنوارا ہوں
ورنہ اپنی دلھن کو ادھار کی بیوی بنانے میں ہتک نہیں
سمجھتا

دولت، شہرت، عزت

گذشتہ دو مہینے کا بجٹ

	ماہوار آمدنی	خرچ	سابقہ بجٹ	کل رقم
۱	دوسو روپیا (پیشہ نوکری)	۱۔ خوراک	۲۰ فی صدی	۴۰ روپیا
		۲۔ مکان	۱۰ "	۲۰ "
		۳۔ تعلیم	۱۰ "	۲۰ "
		۴ کپڑا	۲۰ "	۴۰ "
		۵ صحت	۱۰ "	۲۰ "
		۶ گھریلو خرچ	۱۰ "	۲۰ "
		۷۔ سفر خرچ	۱۰ "	۲۰ "
		۸ تفریح	صفر "	صفر "
		۹۔ متفرق	۱۰ "	۲۰ "
		۱۰۔ بچت	صفر "	صفر "
	کل آمدنی دوسو روپیا	کل خرچ	۱۰۰ (سو) فی صدی	۲۰۰ روپیا

نتیجہ۔ ایک ناکام زندگی!

(ب) نوکرانی پیشہ چھوڑ دیا۔ اپنی ایک سہیلی کی مدد سے آرٹ نیشنل کلب میں داخلہ لیا جہاں میں ایک دن میں دوسو روپیہ کماتی ہوں۔ علاوہ ان میں لگ بھگ ہر ایک چیز مفت میسر کی جاتی ہے

ماہوار آمدنی	خرچ	موجودہ بجٹ	کل رقم	
چھ ہزار روپیہ	۱۔ خوراک	مفت	—	روپیہ
	۲۔ مکان	مفت	—	
	۳۔ تعلیم	۵ فی صدی	۳۰۰	״
	۴۔ کپڑا	۵ ״	۳۰۰	״
	۵۔ صحت	۵ ״	۳۰۰	״
	۶۔ گھریلو خرچ	مفت	—	״
	۷۔ سفرخرچ	مفت	—	״
	۸۔ تفریح	۱۰ فی صدی	۶۰۰	״
	۹۔ متفرق	۱۰ ״	۶۰۰	״
	۱۰۔ بچت	۶۵ ״	۳۹۰۰	״
کل آمدنی ۶ ہزار روپیہ	کل خرچ	۱۰۰ فی صدی	۶۰۰۰	روپیہ

کام اچھا ہو۔ تو معاوضہ بھی اچھا ملتا ہے

کام کام میں فرق ہے

کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو دن رات محنت کر کے بھی کم معاوضہ پاتے ہیں کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو صرف کچھ منٹوں میں کام کر کے بہترین معاوضہ پاتے ہیں

دولت، شہرت، عزت ہی آج کا مذہب ہے
دولت، شہرت، عزت ہی آج کا خدا ہے

آسمان جھک نہیں جاتا ہے

شادی رچانے سے پہلے
میں یہ پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں۔
کہ آپ کے نام بنک میں کتنے پیسے جمع ہیں!



درد کا دھواں

نام ملازم — محبت

عہدہ — سپاہی

آفس کا پتا — گرین پارک، پولیس اسٹیشن

تنخواہ — پانچ سو روپیا

گزیٹڈ یا نان گزیٹڈ — نان گزیٹڈ

فیملی تعداد — سات

میں جو کچھ لکھوں گا سچ لکھوں گا۔ سچ کے سوا کچھ نہیں لکھوں گا۔ میں مندرجہ ذیل جائداد کا مالک ہوں۔

جائداد		موجودہ بھاؤ	ذریعہ
ا۔	ایک دو منزلہ مکان اور آنگن	سات ہزار روپیا	وراثت
ب	زمین خشکی	صفر	
	زمین آبی	"	
	باغات	"	
ج	بس	"	
	کار	"	
	ٹیکسی	"	
	سکوٹر	"	
	سائیکل	"	

	موجودہ بھاؤ	ذریعہ
(د) ٹیلی ویژن	صفر	
ٹیپ ریکارڈ	"	
ریڈیو	"	
ٹرانسسٹر	"	
(ڈ) بھینس	"	
گائے	،	
گھوڑا	"	
بکری	"	
بھیڑ	،	
(م) زیورات	"	
کیش	پانچ سو روپیا	بچت
جی۔ پی فنڈ	منفی	
ایل۔ آئی۔ سی	صفر	
(ن) کمپنی کارخانوں کی شرکت	"	
دیگر کاروبار	"	

محبت

دستخط ملازم

اس دور میں ایک دیانت دار ملازم ترقی نہیں کر سکتا ہے

آدھا مرد

ہوا سارے لوگ کھاتے ہیں
پانی سارے لوگ پیتے ہیں
جن لوگوں کو اپنے نفس پالنے کے لئے روٹی نہیں ملتی ہے
وہ سخت غریب کہلاتے ہیں۔
غریب درد سہنے کے لئے پیدا ہوا ہے
کائنات کا یہ نظام بھی کتنا غلط ہے!
ایک شام رنگیلا کے آنگن میں ایک مسافر نے آواز دی
پردیسی ہوں۔ روٹی کھلا دو!
زندگی میں کبھی ایسے موڑ بھی آتے ہیں جب انسان کو کسی سہارے
کی ضرورت پڑتی ہے
" سہارے میں زندگی چھانکتی ہے
عورت اگر چاہے مردوں سے زیادہ کما سکے گی
ایک نفس کو پالنے کے لئے کچھ کام تو کرنا ہی پڑتا ہے
رنگیلا نے مسافر کی آؤ بھگت کی۔
تم بھی جوان، ہرا بھرا جوان!
مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے
وقت پڑنا کے آگے دنیا وجود میں آتا ہی ہے

انسان وقت کو غنیمت سمجھتا ہے
—— اس رات اس بھوک کے مسافر نے برسوں کی پیاس بجھا دی
اسی رات رنگیتہ کو بھی سکون مل گیا
بچے بھی آرام سے سو گئے
انسان کا ذہن کبھی بے کار نہیں رہتا ہے
عام طور پر ایک مرد کو ایک عورت کی ہی تلاش رہتی ہے
ایک عورت کو بھی ایک مرد کی تلاش رہتی ہے
"جانے کتنے لوگ ہیں
کیا کیا کاروبار کرتے ہیں"
—— مسافر شہر کے چوراہے پر کھڑا رہتا تھا.
اور کسی نہ کسی مرد کو رنگیتہ کے پاس لاتا تھا
رنگیتہ کا جسم ایک دن میں نہ جانے کتنی بار ... بک جاتا تھا
—— جو زیادہ کام کرے وہ زیادہ امیر بن جاتا ہے
دونوں کی تجارت میں کافی نفع ہوئی.
نظریں آزاد ہیں
نظروں کی قید کرنا ایک اخلاقی جرم ہے.
ایک دن اس کمیشن ایجنٹ کی نظر ایک لمبے اور مضبوط
نوجوان پر پڑی
اچھا لباس پہننے آدمی امیر معلوم ہوتا ہے

لیکن ایک آدمی ہی اپنی حالت کو اچھی طرح سے جانتا ہے
— آدمی، کام کا معلوم ہوتا ہے!
بابو جی، ایک رات کے لیے اس شہر کی حسین لڑکی کی قیمت صرف
ایک سو روپیا ہے
"ریٹ زیادہ ہے"
بابو جی۔ مہنگائی ہے
سارا روپیہ میک اپ پر ہی خرچ ہوتا ہے
اور وہ تو ملکۂ حسن ہے۔ ایک بار تشریف لائیے
زندگی کے یہ راستے جن پر ہم چلتے ہیں
کبھی کبھی بڑی دلچسپ لگتی ہیں
— تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو"
بابو جی پہنچ گئے
وقت بدلتا ہے۔ خیالات بدلتے ہیں۔ ~~خیالات بدل جاتے ہیں~~
جب خیالات بدل جاتے ہیں تو انسان کا معیار بھی بدل جاتا ہے
اعلیٰ معیار صاف ستھری زندگی کی عکاسی کرتا ہے

تلاش سوچتا رہا۔

"گزشتہ سال جب میں اپنی بیوی اور بچوں کی زرد حالت دیکھ
اس گھر سے بھاگ گیا تھا
تب یہاں کچھ بھی نہیں تھا لیکن آج ـــ ائرکنڈیشنڈ کمرے
ریڈیو
ٹیپ
ٹیلی ویژن
ٹیلی فون
کافی پلانٹ
قالین
لباس
اور دیگر عالی شان سامان !!

جب ایک خریدار ، ایک دکاندار کے پاس سودا خریدنے کے
لئے جاتا ہے۔ دکاندار۔ خریدار کی اچھی آؤ بھگت کرتا ہے
اپنے ہی گھر کا مالک ، اپنی بیوی کا یہ نیا ماحول دیکھ کر پہلے
خوف زدہ ہو گیا۔ لیکن بعد میں اس نے حالات سے سمجھوتہ کیا
صبح ایجینٹ نے دستک دی
بابو جی باہر آجاؤ

رول نمبر ۱۷

انسان کے لئے ہوا، پانی بہت ضروری ہے۔ ان کے بغیر زندگی زندگی نہیں۔ ہوا اور پانی کے بغیر زندگی کا "وجود" نامکمل ہے لیکن ایسا بھی کبھی وقت آتا ہے جب مکمل وجود نامکمل بن جاتا ہے۔ اسکی وجہ ایک تیسری شئے جس کا نام "محبت" ہے۔ محبت زندگی ہے، محبت روحوں کا سنگم ہے، محبت آنکھوں کا ملن ہے، محبت ذہن سے ابھرتے ہوئے خیالات کا ردِ عمل ہے

سوچ سب سے بڑی دولت ہے۔ سنجیدہ لوگوں کی سوچ سنجیدہ ہوتی ہے۔ سوچ ایک کہانی ہے جس کے کردار ہم سب ہیں

آج بھی پروفیسر صاحب سنجیدہ نظر آئے۔ حاضری لینے کے بعد پروفیسر صاحب نے طلباء کو ایک ایک کرکے سٹوری پڑھنے کو کہا

رول نمبر ۱۷۵

"سر! کل میں آیا نہیں۔ مجھے سبق کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"

"تشریف رکھئے"

رول نمبر ۱۷۶

"سر! ادھورا کام کر چکی ہوں"

"تشریف رکھئے"

رول نمبر ۱۷

تھوری سر!

یہ آزاد دور ہے۔ آج کسی کو کسی کا ڈر نہیں ہے۔ انسان اپنی مرضی

کا غلام ہے

"رول نمبر ۱۷۰!"

"یس سر"!

روپ ایک نعمت ہے۔ ہر لمحے زندگی کا روپ بدلتا رہتا ہے

محنت عظمت ہے۔ رول نمبر ۱۷۸ اپنے کام میں مصروف رہتی

تھی۔ اچھے طالب علم پروفیسر صاحب بڑے خوش ہوتے ہیں

رول نمبر ۱۷۸ کھڑی ہوئی اور اپنی "لکھی ہوئی" دلچسپ کہانی

پڑھنا شروع کی۔

"زندگی کا اونچا معیار اونچی تہذیب کی نشانی ہے۔ اجنتا

اور موہنجو دارو آج بھی ہماری اعلیٰ تہذیب کی عکاسی کرتے ہیں

میری جواں مرگ روح آج بھی ناچ رہی ہے!

ایک سال پہلے کی بات ہے

میں کافی ہاؤس میں کافی پی رہی تھی۔

ایک خوبرو نوجوان میری ٹیبل کے قریب آئے

"معاف کیجئے۔ میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"۔

زندگی ملاقات کا نام ہے۔ میں نے اپنے نزدیک بیٹھنے کی

اجازت دی۔ پہلے ہی دیکھا دیکھی پر اس نے میرے ذہن کو متاثر کیا

محبت کا خدا اندھا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں تیر اور کمان ہے۔ کمان
سے تیر نکلتا ہے۔ جو کوئی بھی تیر کا نشانہ بن جاتا ہے، بے چارا محبت
کا پجاری بن جاتا ہے۔

ہم ایک دوسرے سے متعارف ہوئے۔

"میں نصیبہ ہوں۔ گاندھی نگر میں رہتی ہوں۔ میرے ابا جان جموں کے
کئی پرائیویٹ کارخانوں کے مالک ہیں۔ وہ صبح سے شام تک کافی مشغول
رہتے ہیں"

میں ٹی ڈی سی پارٹ فرسٹ کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔

"میرا نام [illegible] ہے۔ میں ارڑی کا رہنے والا ہوں۔ اردو میں ایم اے
کی ڈگری حاصل کی ہے۔ انٹرویو کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں۔

آج کی نوجوان نسل کی دو خوبیاں ہیں

نمبر ۱۔ یہ لالچی لیڈر ہے ہیں۔ ہر خوبصورت عورت کو لوٹتے ہیں

نمبر ۲۔ بھوک اور پیاس برداشت نہیں کرتے ہیں

یہ دنیا مختلف واقعات کا ایک مجموعہ ہے

ایک دن امی جان اپنے ایک رشتہ دار کی موت کے سلسلے میں
میکے چلی گئیں گھر میں اکیلی تھی۔ اکیلے پن میں گناہ کے احساسات کافی
بڑھ جاتے ہیں۔ ایک نوجوان خوبصورت لڑکی تنہائی برداشت
نہیں کر سکتی ہے۔ مرد عورت کا ایک سہارا ہے۔ جب یادیں
قابو سے باہر جاتی ہیں۔ تو انسان بے بس ہوتا ہے۔

میں نے ندیم کو اپنے گھر بلایا۔ میٹھی میٹھی باتیں کیں۔ گیت گائے۔ شام کو ایک انگریزی فلم بھی دیکھی ۔۔۔ وہ آزاد دیش کی ایک آزاد رات تھی۔ شادمانت چھا اور آدم مل گئے۔ وہ گناہ فرشتوں کی طرح مقدس تھا۔

گناہ ایک مٹھاس ہے

دنیا کے ہر آدمی کو اس مٹھاس سے کافی ۔ گائے

نوجوان لڑکی کا بدن تاج محل سے کم نہیں ہے

پردے کا دور ختم ہوا

اس کے بعد ندیم کے لئے میرے بدن کے دروازے ہمیشہ کھلے رہے

دنیا میں تین قسم کے انسان ہیں

نمبر ۱ - سنجیدہ

نمبر ۲ - بچپن

نمبر تین ۔۔ جو سنجیدگی میں مسکراہٹ پیدا کرتے ہیں

طالب علم اس نوجوان پروفیسر کو نمبر ایک قسم میں شمار کرتے تھے

پروفیسر صاحب نے یہ گندے الفاظ برداشت نہیں کئے

پلیز سٹ ڈاؤن (Please sit down)

رول نمبر ۱۱۶۸ نے حکم کی تعمیل کی۔ وہ بیٹھ گئی۔ بیس اور دس طلباء نے ایک ہی آواز میں کہا

" واقعی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ سرا سے پڑھتے دیکھئے

رول نمبر ۱۷۸ - پروفیسر صاحب کے ایک اشارے سے
کھڑی ہوئی اور اپنا مضمون جاری رکھا!
ندیم گھر چلے گئے لیکن سچے الفاظ کا تبادلہ ہوتا
رہا - ایک خط سے آدھی ملاقات ہوتی ہے - ایک محبوب کا
پریم پتر مل کر عید سے بھی زیادہ خوشی نصیب ہوتی ہے
مجھے ایک دن ندیم کی آخری تحریر ملی تھا!
آپ کی دعا قبول ہوئی
میں لیکچرر بن گیا
مجھے افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ
گذشتہ ہفتے میری شادی ہوئی - اس شادی کو روکنے کے
لئے میری کوشش ناکام ہوئی
مجھے اب بھول جانا - ملنے کی کوشش نہ کرنا
زندگی ایسا پلاٹ ہے جس کے کیریکٹر وقت کے ساتھ ساتھ
بدلتے رہتے ہیں - یاد ایک گہری چوٹ ہے جس کا کوئی
بھی علاج نہیں ہے سکون انسان کی سب سے بڑی دولت ہے پریشانی
سے سر کے بال بھی نکل جاتے ہیں - پریشانی ایک نوجوان کو
بوڑھا بنا دیتی ہے ——— میری سنجیدگی سے میرے
گھر والے کافی پریشان ہو گئے - میری سہیلیاں مجھے سہارا
دیتی رہیں

زندگی۔ تبدیلی ہے

زندگی آنے جانے کا نام ہے۔ آج یہاں، کل وہاں، زندگی کا یہ اپنا انوکھا مزاج ہے۔ اسی دوران ابا جان کو کاروبار کے سلسلے میں جموں سے سرینگر جانا پڑا۔ کشمیر کی آب و ہوا ان کی صحت کے لئے کافی مفید ثابت ہوئی۔ اس لئے ابا جان نے کچھ دیر یہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔

محنت عبادت ہے۔ پارٹ فسٹ پاس کرنے کے بعد ابا جان کی مرضی پر میں نے گورنمنٹ ڈگری کالج حضرت بل میں داخلہ لیا۔

خوبصورتی ایک نعمت ہے۔ خوبصورتی آگ کی طرح پھیلتی ہے۔ ایک نوجوان کی نظر ایک خوبصورت لڑکی پر گڑتی ہے۔ محبت ایک بھوک ہے۔ بھوک ایک خطرناک بیماری ہے۔ بیماری کا علاج کرنا ہم سب کا فرض ہے

ایک قحبہ خانے کا معیار ایک کالج کے معیار سے کافی اونچا ہے۔ زنا خانے کی دیواریں عبادت ستھری ہوتی ہیں اس کے برعکس ایک کالج کی دیواروں پر مردانہ عورت کے ننگے حصے نظر آتے ہیں۔ باتھ روم، بلیک بورڈ اور میز پر عشق بازی لکھی ہوئی ہوتی ہیں

پہلے دن کالج کے طلباء نے مجھے دیکھ کر سیٹیاں بجائیں۔ طرح طرح کے نام دئے۔ گندے سوالات

...... پوچھے۔ لڑکیوں نے مجھے ایک پرائیوٹ روم میں لیا۔ میرے سارے کپڑے اتار ڈالے گئے۔ پرائیوٹ حصول کا سنجیدگی سے ملاحظہ کیا گیا۔ میری پستانوں سے دودھ نکل پڑا۔ میں پاکیزگی کے معیار پر نہیں اتری۔ مجھے کاغذی ایک ہار پہنائی گئی۔ جس پر لکھا گیا تھا "ایک بدکردار لڑکی۔" مجھے لوٹسٹ کرایا گیا۔ سگریٹ پینا پڑا۔ دیواروں پر مردوں کی بنائی ہوئی تصویریں کو چومنا پڑا
Homo - sexualty
lesbianism, Hetero sexuality
پر روشنی ڈالی۔ مجھے نشہ آور گولیاں کھلائی گئیں۔ بے خودی کا عالم تھا۔ نہ جانے میں نے کیا کیا کیا۔ نہ جانے میں نے کیا کیا کہا۔

ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت بھی آتی ہے۔ ریگنگ کے سبب میرے پہلے تین پریڈ مس ہوئے۔ جو تھا پریڈ اٹنڈ کیا۔

ایک جوشیلے پروفیسر نے جنرل لیکچر دینے کے بعد انٹروڈکشن کرائی۔ ہر ایک سے سوالات پوچھے۔ مجھ سے بھی کئی سوالات پوچھے ——— !

"آپ کا نام"؟

"ایا جان کا اسم شریف"؟
کہاں رہتی ہو؟
پارٹ فسٹ میں کتنے نمبرات حاصل کیئے؟
میں کسی سوال کا جواب نہ دے سکی۔ کسی شریر طالب علم نے
مجھے "گونگی" کہا
رول نمبر ۱۹۵ کلاس کا ایک چالاک طالب علم تھا۔ اس
نے کھڑے ہو کر پروفیسر صاحب سے اجازت مانگی اور رول
نمبر ۱۷۸ سے مخاطب ہوا۔ ــــ میں نے پہلے ہی دن
تم کو "گونگی" کہا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا"
پروفیسر صاحب کے ایک اشارے سے رول نمبر ۱۷۸
اور رول نمبر ۱۹۵ دونوں بیٹھ گئے اور پروفیسر صاحب نے اپنا
لیکچر شروع کیا
"قدیم شاعری کی دو قسمیں ہیں
نمبر ایک۔ ہلکی
نمبر دو۔ سنجیدہ
ان ہی دو قسموں سے کامیڈی اور ٹریجیڈی کی ارتقاء
ہوئی ہے۔ آج میں تمہیں ٹریجیڈی کے بارے میں بتا
رہا ہوں ــــ ٹریجیڈی کی بنیاد سب سے پہلے یونان کے
اسکائی لس Aeschylus نے ڈالی۔ ٹریجیڈی کے لئے

پانچ عناصر لازمی ہیں۔
۱۔ پلاٹ
۲۔ کردار
۳۔ زبان
۴۔ تاثرات یعنی احساسات اور بیانات
۵۔ موسیقی
آج کے نوجوان ہلکی باتیں ہی پسند کرتے ہیں۔ ابھی پروفیسر صاحب پلاٹ ہی بیان کر رہے تھے۔ کہ طلبا کی دلچسپی جاتی رہی۔ رول نمبر ۱۹۹ کالج کا ایک شریر لڑکا تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور پروفیسر صاحب سے مخاطب ہوا۔
"سر رول نمبر ۱۷۰ نے واقعی ایک دلچسپ کہانی لکھی ہے انہیں کہنے دیجیے!"
تمام طلبا نے رول نمبر ۱۹۹ کا ساتھ دیا۔
آج تعلیمی اداروں میں طلباء کا راج ہے
اس لیے کبھی کبھی ایک سنجیدہ پروفیسر بھی ان کی کسی بات پر اتفاق کرتا ہے
رول نمبر ۱۷۸ نے دلچسپ کہانی جاری رکھی
......کبھی کبھی ایسا وقت بھی آتا ہے جب ایک مریض کو

لا علاج کیا جاتا ہے ہیں درد برداشت نہ کر سکی۔ میں نے خودکشی بھی کی لیکن .... پھر بھی .... زندہ رہی ....!"

غم کا اظہار آنانہ پر بھی پڑتا ہے۔ رول نمبر ۱۷۸ کی کی آواز دھیمی پڑی۔ وہ کچھ پڑھ نہ سکی۔ اٹھارہ سال کی یہ سندر بے ہوش ہوئی۔ ہوش میں لانے کے لئے ہمارے طالب علم اس کے گرد جمع ہوئے۔ انسان جو بوتا ہے وہی پاتا ہے۔ پریشانی یقینی ہے۔ پروفیسر صاحب بھی کافی اداس نظر آئے۔ - جذبات پر قابو کرنا نوجوان کے لئے شدید بحران ہے

.... وہ عورت کافی حسین ہے۔ اس کی چھاتی ننگی ہے۔ وہ ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتی ہے۔ پرائیویٹ حصے سے ساڑھی گر جانے کا یقین ہے۔ تمام تو کیسے بنگی بے چاری۔ - اس کے ہاتھ پہلے ہی کاٹ لئے گئے تھے!

جب لڑکیاں نہاتی ہیں وہ خوب صورت آوارہ ان کے کپڑے چراتا ہے۔ جنت کی شاخوں میں چھپ کر ان کے ننگے حصوں کو دیکھ کر خوشی سے بانسری بجاتا ہے

اس کے رام کو جنگل میں پھرنے کی بری عادت تھی
جس کے نتیجے میں قسمت کے پہلوان نے مسکراتی سیتا کو
لکیر سے پار کر کے ، اپنے بستر کا نام سفر بنایا ہے
سیکس کا وجود انسان کا اپنا وجود ہے - عورت
پاپ کا نام ہے - پاپ کا انجام ، پاپ ہی ہوتا ہے - میری
دھرتی پر بھی ایک گندہ پھول کھل رہا ہے ، اس بے نام
بدنام پھول کا نام "...... اس نے پروفیسر کی
طرف اشارہ کیا - ؟

حیرانگی کی بھی حد ہوتی ہے - پچاس طلبا پر مشتمل
کلاس پر قابو کرنے میں اس وقت پروفیسر صاحب بری
طرح ناکام ہوئے

ہر شے فنا ہونے والی ہے - زندگی کا انجام موت ہے
دوسرے دن پروفیسر صاحب کی لاش مقامی کالج کے
دروازے پہ پائی گئی - پھر اچھی اور بری خبر آگ کی طرح
پھیلتی ہے

دوسرے دن اخباروں میں یہ سرخی شائع ہوئی
"مافیا (Mafia) کے ایک نوجوان آفیسر کی موت"
یوسف کی ایک ہی جھلک سے ساری لڑکیاں اس قدر محو
ہوئیں کہ انہیں سیب کی بجائے اپنے ہی ہاتھ کاٹنے شروع

گئے۔ یہ دیکھ کر زلیخا نے اپنی سہیلیوں سے کہا۔ یہی میرا یوسف ہے۔ میں اس پر فدا ہو گئی ہوں!

جس وقت نصیبہ نے ندیم کی لاش ٹی وی پر دیکھی اُس نے آنسو بہائے!

میں نے ٹی وی آف کیا

اور اپنی کلاس فیلو کو ہنسانے کی کوشش کی

اس وقت نصیبہ کی سہیلیاں آمنہ اور ہما بھی موجود تھیں

انسان جنگل میں زندگی گزارنے کے حق میں ہے

دیوتا۔ آج بھی جنم لیتے ہیں

آدم نے اس دھرتی کو بھی بری طرح گندہ کیا ہے
اُس نے اس وقت ہر پاک رشتے کو ٹھکرا دیا
جب اُس نے اپنی بیٹی اور بیٹے کو آپس میں گناہ کرنے کے
طریقے سکھائے

مغفرت کا دن تھا!
کافی لوگ انتظار کر رہے تھے!

★ "قحط کے دوران اپنی چھوٹی بیٹی کو ذبح کر کے اس کا
گوشت کھایا"

★ "اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی نوجوان لڑکی سے شادی کی"

★ "ایک دن جب میں کالج سے گھر واپس آئی۔ میں نے دیکھا
ایک کالا آدمی میری ماں کے ساتھ جبراً گناہ کر رہا
تھا۔ یہ دیکھتے ہی میں نے اس وحشی پر اپنے چاقو
سے وار کیا۔ وہ بدچلن میری ماں کے سینے پر ہی دم توڑ گیا!"

★ "اپنے دیش کی خوبصورت لڑکیاں تھائی لینڈ کے
قحبہ خانوں میں فروخت کرنے والا میں ہی تھا"

★ "تازہ لاشوں کو قبروں سے نکال کر پھر ان کا گوشت

ہوٹلوں میں مہیا کرنے والا میں ہی ہوں؟

"ایک دن میرے در پر ایک معصوم بھکارن نے آواز
دی۔ روٹی کھلا دو! بھگوان بھلا کرے میں نے
اُسے اندر بلایا
اس کی بھوک تو میں نے مٹا دی۔ لیکن
پہلے میں وحشی بنا اس کے ننگے بدن پر
... میں نے اُسے ایک مہینے کے بعد
اپنے جال سے آزاد کیا

★ "ایک ناستک ہوں، گرجوں، مندروں
مسجدوں اور مختلف استھانوں کو جلایا!
بے شمار مذہب اپنانے والوں کو زندہ جلایا!"

★ "نقلی سکے بنانے والا میں ہی ہوں"

★ "ہریجنوں پر کافی ظلم کیا،
ان کے گھر جلائے۔ ان کی زمین پر اپنا قبضہ
جمایا۔ ان کی شریف لڑکیوں کو رنڈی بنایا!"

★ "اپنے باپ کو قتل کر کے اپنی خوبصورت
ماں سے شادی رچائی"

★ "نوجوان نسل کو مار کر ان کے اندرونی اعضا

سے ایسے دھندا!! کرتا رہا۔ میں

میں ہر صبح و شام پیتا رہا۔"

★ "پانی میں سنکھیا اور بھنگ ملائی اور پھر اُسے ایک دوائی کا نام دیا" زکام کا فوری علاج" یہ دوائی تقریباً چار لاکھ لوگوں نے استعمال کی اس کے زہریلے اثرات سے لوگ اپنی بینائی سے محروم ہوئے۔ بہت سے لوگ خود کشی کے شکار ہوئے۔ لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہے"۔"

★ "میں نے بچے اغوا کئے۔ انہیں معذور بنا کر بھیک مانگنے پر مجبور کیا۔ ان کی آمدنی پر میں نے خوب شراب پی لی۔ جو اکیلا اور بھوکا ہوتا ایک خوب صورت بچے کو مار کر اس کا گوشت کھاتا رہا۔"

★ "جب کبھی بھی مجھے کسی لڑکی کے ساتھ اپنی جنسی پیاس بجھانے کا موقع ملا۔ میں انہیں فعل کے دوران ہی چاقو سے مار ڈالتا رہا۔"

★ "ایک دن میں نے ایک بچے کو اغوا کیا اسے تیزاب میں ڈال دیا۔ اس تڑپتے ہوئے بچے کی میں نے مختلف تصویریں

کھینچیں جن پر سب مجھے ایک عظیم فوٹو گرافر کا اعزاز مل گیا ۔ مجھے آج بھی یہ خوف ہے کہ یہ تصویریں اس گناہ گار حادثے کی یاد دلاتی ہیں"!

★ بھگوان شیو کو خوش کرنے کے لئے اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے کا سر جسم سے الگ کر کے شیو کے چرنوں میں رکھ دیا یہ زندگی کا دوسرا نام جہالت ہے"!

★ میں اور میرے دوستوں نے ایک گھر پر دھاوا کیا ۔ گھر کی ساری دولت لوٹ لی ۔ عورتوں کی عزت لوٹنے کے بعد تمام دروازے بند کر کے اس گھر کو آگ لگا دی ۔ گھر کے سارے افراد راکھ ہوئے

★ جب بھوک اور پیاس نے کافی ستایا ۔ تب اپنی بیوی اور بچوں کو زہر پلا کر ہلاک کیا"!

★ پتنی کی موت کے بعد اپنا پیٹ پالنے کے لئے میں نے شہر کے ہر چلتے آوارہ لوگوں کے لئے اپنے گھر کے دروازے کھلے رکھے"!

گناہ فطرتی ہے۔ معاف کرنا اللہ کی ایک بڑی خوبی ہے
سارے لوگ رحمت کے حقدار ہیں۔
سائیں بابا نے ایک ایک کر کے سب کی سن لی۔
اس نے ہاتھ بلند کئے، دعا مانگی، نور برسا
جاؤ اللہ نے تمہارے گناہوں کی مغفرت کی!
قطار میں ایک خوبرو نوجوان بھی تھا۔ اس کی شخصیت
عام لوگوں سے مختلف اور متاثر کن تھی۔ جونہی وہ مہاپرش کے
پاس پہنچا۔ اس نے زار زار رو دیا - رونے سے بوجھ اترتا ہے
حرارت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے

بیٹے! روحمت! اللہ معاف کرنے والا ہے
اپنے پاپ کا ذکر کر
اور بھی لوگ جمع ہوئے ہیں۔
کم بولنا۔ اچھے لوگوں کی پہچان ہے

"میرے بڑے بھیا نے شراب کے نشے میں اپنی بہن
کے ساتھ زنا کیا۔ کمزور ماں نے اسے پیٹا۔ لیکن
اس کے عوض جب اس نوشیل انے اپنی بوڑھی ماں کا
گلا دبایا۔ ماں اتر بھی جا مرگئی! اور وہ
بھاگ گیا...
میری کنواری بہن

ماں بن گئی۔ سماج میں عزت کی خاطر میں نے
اس بچے کو دریا میں پھینک دیا۔ بعد میں
میری بہن نے زہر کھا کر جان دی۔!!
—— سائیں بابا۔ میرے لئے دعا کرے اور
میں نے اپنی بہن سے وعدہ کیا کہ میں اُس
کمینے سے ضرور انتقام لوں گا۔ سائیں بابا! مجھے
اس کا پتا بھی بتا دو۔ کافی دور سے آیا ہوں۔
تمہارے پاس!!
ایک فاضل بچی کے غم میں شریک ہوتا ہے
لوگ کہتے ہیں، سائیں بابا نے پہلی بار دو گناہ سے پہچان
سائیں بابا نے۔ نوجوان سے سوالات پوچھے

- تمہارا نام؟
احساس
- کہاں سے آئے ہو
دو میل۔ ساتھ
- بہن کا نام؟
نشہ
- اس کا نام

اس بدمعاش کا نام "کائنات" ہے

- کوئی نشانی؟

یہ فوٹو ہے۔ ماں، بہن اور کائنات
کائنات کی چھاتی پر ایک بڑا کالا تل بھی ہے!

- تمہارے باپ کا نام؟

"شفیق"

خدا کسی کو برے دن مت دکھائے
جس دن میں پیدا ہوا۔ اسی دن ابا جان کار کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے
کائنات نے مجھے منحوس قرار دیا
بہن اور ماں کی رائے کے خلاف مجھے کسی دوسرے آدمی کے حوالے کیا
جہاں سے میں نے اپنی نئی زندگی شروع کی۔

- یہ سب باتیں تجھے کیسے معلوم؟

نشتہ لکھا کرتی تھی۔ نگین اس کے پتے پر

- نگین رسولی؟

جس نے مجھے بھائی بہن ماں باپ کا پیار دیا
گزشتہ سال اللہ کے پیارے ہو گئے
نوجوان کی باتیں سن کر سائیں بابا نے ایک بڑے ہجوم کو

ایک ماں کی واقعہ سنایا

فتح مکہ کے بعد جب حضرت محمدؐ مکے میں داخل ہوئے

تو دشمنوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا۔

اس وقت ایک عورت آئی اور پوچھا

"اے خدا کے رسولؐ کیا مجھے بھی معاف کیا گیا"

آپ نے فرمایا "آپ کون ہیں؟"

جواب ملا۔ میں ابو سفیان کی بیوی ہندہ ہوں

آپ نے فرمایا۔ "وہی جس نے میرے چچا کو قتل کروایا اور پھر

ان کا کلیجہ دانتوں سے چبایا"

ہندہ نے جواب۔ "ہاں میں وہی ہوں"

آپ نے فرمایا۔ "جا تجھے بھی معاف کیا۔ اگرچہ تو نے محمدؐ کو

بہت صدمہ پہنچایا ہے"

تاریخی واقعہ سنانے کے بعد سائیں بابا نے حسب معمول

اپنا معجزہ دکھایا ہاتھ بلند کئے۔ لب ہلائے۔ چند منٹوں میں چاروں

اور نور ہی نور پھیلا یا۔

"بیٹے اللہ نے تمہارے گناہ معاف کئے

اور اب رہی تمہارے بھائی کی پہچان"

سائیں بابا کے ایک اشارے سے پانی سے بھرا ایک برتن لایا گیا

وہ کھڑا ہوا۔ موج کی طرح سارے لوگ اسے دیکھتے رہے

احساس کو بھی اپنے قریب کھڑا کیا

اس نے آسمان کی طرف پھر ہاتھ اٹھائے
لب ہلائے، دعا مانگی۔ رحمت برسی، روزی روز پھیلا
ایک خوب صورت چہرے کو چومنا زندگی کے حسین واقعوں میں شمار
کیا جاتا ہے۔
سادھو بابا نے احساس کو چوما
اس کے ایک اشارہ پہ سب لوگ اور بھی نزدیک آ گئے
معجزہ بڑے لوگوں کی پہچان ہے
لوگوں نے سادھو بابا کے سامنے رکھے ہوئے پانی کے برتن میں اس
قاتل اور پاپی کی شکل دیکھی۔
جس کے لئے احساس کو برسوں سے تلاش تھی
کبھی کبھی ایسا وقت بھی آتا ہے جب ایک آدمی گناہ کرتا ہے
لیکن باقی لوگ اس کے گناہ پر پردہ ڈالتے ہیں۔ نادان لوگ
سوچتے ہیں کہ بڑے آدمی گناہ نہیں کرتے ہیں
آخری باری احساس کی تھی۔
وہ اسے دیکھتا رہا۔ تھوڑے دیکھتا رہا
پہلے اُسے یقین نہیں آیا۔ ...... انسان خون کا
پیاسا ہے
وہ اپنے دشمن پر شیر کی طرح کود پڑا
لوگوں نے اسے روکنا چاہا۔ لیکن وہ رک نہ سکا۔

اپنے بھائی کو منٹوں میں نیست و نابود کیا
اس کی آنکھیں نکالیں، زبان کاٹی۔ پاؤں ہاتھ کاٹے
جب شہر میں زبردست آگ لگ جاتی ہے تو ہمارا ایک خدا
پہاڑی پر چڑھ کر خوشی سے بانسری بجاتا ہے
اس رات احساس کو چین ملا۔
دوسرے دن اخبار میں یہ سرخی شائع ہوئی
ایک نوجوان نے بے رحمی سے سائیں بابا کا قتل کیا"
جب مذہب سماج اور رشتے نے اسے اپنی کمر تک زمین
میں گاڑ دیا۔ تو کالے لوگوں نے نرم نرم چنچل بدن پر پتھراؤ
شروع کیا۔ ایک ذہین نوجوان بھی وہیں موجود تھا۔ اس نے
ظلم کے خلاف بغاوت کا جھنڈا لہرایا۔ اس نے لوگوں سے
کہا۔ نہیں نہیں،
اس پر پتھر مت مارو
وہی اس پر پتھر مارے گا۔ جس نے ابھی تک کوئی گناہ
نہیں کیا ہے"!
یہاں رشتہ رشتہ نہیں ہے
یہاں مذہب مذہب نہیں ہے
ہم سب کا احساس مر چکا ہے!

چہرے



زندگی رعنائی کا نام ہے
نعمتیں سب یکساں ہیں
صرف مٹھاس میں فرق ہے
"خوب صورتی" جنت کی ایک نعمت ہے
یہ چہرہ کتنا خوب صورت چہرہ ہے



رحمت کی موت نہیں ہوتی ہے
اچھے بول - ایک رحمت ہے
اچھے بول ہی سے ایک انسان کامیاب رہتا ہے
میٹھے اور سریلے بول کے لئے ان اعضاء کی
اچھی بناوٹ کا ہونا بہت ضروری ہے

۱- لب
۲- دانت
۳- زبان
۴- گلا

اس چہرے کو دیکھو
کتنا بدنصیب چہرہ ہے
اس رحمت سے محروم ہوا ہے



کسی بھی چہرے میں یہ خاصیتیں نہ ہوں۔

۱۔ شرافت

۲۔ دیانت داری

۳۔ عزیت

۴۔ بد صورتی

آج کل انسان کی اچھی خاصیتیں ذلیل ہو کر مر جاتی ہیں
آج کل ان چہروں کا کامیاب ہونا بہت ہی کٹھن ہے



"انگوٹھا" — چہرے کا دوسرا نام ہے
میرے سامنے کریکٹر کی بنیاد صرف انگوٹھے پر ہی ہے
یہ خوفناک انگوٹھا خوفناک چہرے کی نشانی ہے
یہ چہرہ — ایک قاتل کا چہرہ ہے
کوئی شخص کسی کو مار کر ہی اپنی پیاس بجھاتا ہے



نیند - آدمی کی دوست ہے
نیند - خدا کی بھی دوست ہے۔ کیونکہ خود اس نے
ساتویں دن آرام کیا ہے !
یہ چہرہ — نیند کی خاطر دوائی کا سہارا لیتا ہے!
بنا دوئی نیند
بنا دوئی آرام !!



اس چہرے کی علامتیں مختلف لیکن دلکش ہیں

۱۔ برداشت، شجاعت، بندگی
۲۔ مہربانی، نیکی
۳۔ سخاوت
۴۔ حلیمی
۵۔ خوش اخلاقی
۶۔ اچھی طبیعت، اچھا مزاج
۷۔ سچائی۔

یہ چہرہ ایک پیغمبر کا چہرہ معلوم ہوتا ہے
بے چارہ اس جاکوسی دنیا میں جانے کہاں بھٹک جائے گا

پریشانی وہ کیڑا ہے جو ایک درخت کو کھوکھلا کرتی ہے
اس چہرے کی شکن نظر نہیں آتی ہے
اتنا پرانا ہے کہ ستم سہنے کی عادت ہو گئی ہے
یہ پیڑ موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے



ہمارا جسم خلیوں (Cells) کا بنا ہوا ہے
بڑھاپے یا کسی بیماری کے باعث جب یہ خلیے
مرجاتے ہیں تب ہم بھی مرجاتے ہیں
اس چہرے کو شمشان گھاٹ تک لیجانے والا بھی
کوئی ہم نہیں ہے!

"رام نام ستیہ ہے"
"نانک دکھیا سنسار"
بے شک ہم تیرے ہی تیری ہی طرف لوٹ رہے ہیں



محبت تو دنیا کی تمام بیماریوں کا علاج ہے
محبت ہی آدمی کو انسان بناتی ہے
اس لئے یہ بھولا بسرا چہرہ بھی محبت ڈھونڈتا ہے
لیکن اسے معلوم نہیں
آج کوئی کسی پر مرتا نہیں ہے
آج کوئی کسی پہ مرتی نہیں ہے
محبت کا جنازہ کب کا اٹھ چکا ہے



ایک چور اور عورت میں کچھ فرق نہیں ہے
ایک چور بھی دولت چراتا ہے
ایک پیشہ ور عورت بھی دولت چراتی ہے۔
یہ جوانی ایک کھلونا ہے جسے کھیل کر توڑ دیا جاتا ہے
یہ نوجوان چہرے اور بچے لوگوں کے اشاروں پر
بکے جا رہے ہیں۔
ہمارے شہر میں بے کاری اور غربت کا مسئلہ ہے!



انسان کی بنیاد انسان کے کیرکٹر پر ہے
انسان [illegible] بہت ایک سمندر پار کرنے سے
بچا رہا ہے
وہ آدمی جو شام ہوتے ہی ایک کونے میں رہتی ہے
[illegible] پارہ [illegible] کھنچتا ہے
فوارہ [illegible]
[illegible] کل میں نے خواب میں دیکھا اسی موڑ پر ملے تھے

گھر نہیں
گھر میں کوئی نہیں ہے
میں نے تمہارے لیے رنگ دار، خوشبودار، نرم نرم بستر
بنا لیا ہے
اس پر میں نے ریشم کی چادر بھی بچھا دی ہے
پیاسی زندگی ہے
آؤ ہم ساری رات پیار کریں!
کبھی شہر تھا آزاد پرندے رہتے تھے وہاں پر سے
[illegible]



"آنکھیں سب کو دیکھتی ہیں"

یہ آنکھیں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں

ہر پتھر کے اندر ایک تخریبی طاقت ہے

یہ طاقت جتنی مضبوط ہوتی ہے اتنا ہی انسان کا حق بھی مضبوط ہے

انسان جب کائنات کو بیان کرتا ہے

اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیت کا بیان کرتا ہے یا ان کے محبت یا دشمنی ہے

انسان اپنی محنت سے کو ابھی ہم ٹھیک کرتا ہے



ایک عالم کی دو نشانیاں ہیں
۱- آنکھوں میں جادو
۲- چہرے پر خوف اور احساس
کتنا بدنصیب ہے وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے۔



پہچان ایک دولت ہے
دور سے معلوم ہوتا ہے یہ — ایک شاعر
آرٹسٹ، یا
موسیقار کا چہرہ ہے
احساس کے پھول ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
لیکن آج احساس کہاں؟

- یہ ہسپتال کے اداس چہرے ہیں!
- یہ چہرہ — اپنے ہی چہرے کو کیوں مار رہا ہے؟
- پتھر اور چہرے کا رشتہ نہ بھی کتنا نازک ہے



آ... نے پہ ان چہروں کا جائزہ لینے کے بعد میں
اور میرے محبوب بس میں سوار ہوئے۔
" آپ چیلس اسپر تو نہیں"؟
" بھائی جان! میں سگریٹ نہیں پیتا ہوں"
جونہی اس نے میرے چہرے کی طرف دیکھا۔ ایک
قہقہہ لگا دیا۔
" اُس نوجوان چہرے کو کیا ہوا؟
میرے چہرے کی طرف دیکھ کر پھر اس نے زور سے ہنسا
قہقہوں کا سلسلہ بہت دیر تک قائم رہا!
جینے کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں۔
لیکن یہ بھی کیا انداز ہے
دوسروں کو پریشان کرنا اچھی بات نہیں ہے
زندگی میں ایسے اوقات بھی آتے ہیں جب انسان
پوچھنا چاہتا ہے لیکن پوچھ نہیں سکتا ہے
بس میں موجود ایک بے داغ چہرے کو مجھ پر ترس آیا
" بھائی صاحب! ملبے کے نیچے دبا ہوا چہرہ ہے!
اخبار کا مطالعہ کیجیے"
مطالعہ کرنے سے ایک آدمی۔ انسان بن جاتا ہے

میری دو آنکھیں مطالعے میں مصروف رہیں
اس نوجوان نے پیچھے کی طرف میرے لمبے بال کھینچ
کر میرے مطالعے میں خلل ڈالی۔
"ہاتھ ملاؤ"
"پاگل ہوئے ہو"
وہ ہنستا رہا۔ اس نے تالیاں بجائیں
اس دوران پچھلی سیٹ سے آواز آئی
"خوب صورت چہرے کو خوب صورت چہرے ہی
پسند کرتے ہیں
جنون۔ طنز سے کم نہیں ہے
میرے ساتھ بیٹھی ہوئی ماہ ناز کو یہ بڑا محسوس ہوا۔
زمانہ کھڑی ہوئی
"پڑھے لکھے چہرے ہی بد تمیز ہوتے ہیں
کالے چہروں کے سفید دانتوں نے زمانہ کا سواگت کیا
بس رک گئی
زبردست خلل مچ گئی
وہ قہقہوں سے بھرپور مجھے اپنی طرف کھینچ رہا تھا!
جمع ہوئے لوگوں نے ہی ایک انسان کو آدمی سے

چھٹکارا دلایا۔

"زمانہ! یہ سب چہرے سائنس کی طرف کیوں دیکھ
رہے ہیں!
تم بھی دیکھو!
کیا سائنس کا چہرہ خوب صورت نہیں ہے
چہرہ کی بناوٹ میں کوئی نقص تو نہیں ہے"!
کائنات کی ہر شے خوب صورت ہے
مایوسی کی کوئی حد ہوتی ہے
سائنس! اتنے پریشان کیوں ہوئے ہو
پاگل کو سب لوگ۔ پاگل نظر آتے ہیں
پاگل کو عزت سے پیار نہیں ہوتا ہے
تو یہ پیار پاگل ہے۔ چلا گیا ......!
"زمانہ! تو ابھی بھی ہنس رہا ہے
اس اڈے میں موجود یہ لوگ میری طرف انگلیاں اٹھاتے
ہیں۔
"تم کافی پریشان نظر آتے ہو
چلو ہم کافی پیتے ہیں!
ہر اچھے ہوٹل میں ریڈیو ٹرانسسٹر۔ ٹیپ

ریکارڈ، ٹیلی ویژن، ناچ، نغمے، ٹوسٹ
محفلیں، قہقہے ہوتے ہیں۔
یہ قدرتی بات ہے۔ کمرے میں داخل ہونے زمانے کو
کمرے میں موجود لوگ دیکھتے ہیں۔
" زمانہ! یہ سارے چہرے بھی میرے چہرے کی طرف
ہی دیکھ رہے ہیں۔
تم بھی تو میرے ساتھ ہو۔ تیری طرف کوئی اشارہ
بھی نہیں کرتا ہے
یہ چہرے مجھ سے کیا پوچھتے ہیں
میرا چہرہ انہیں کیا جواب دیتا ہے" !
یہ حقارت کس نے ایجاد کی ہے ؟

محفلوں میں اکثر سنجیدہ لوگ ناکام رہتے ہیں
اس لئے کبھی کبھی سنجیدہ لوگ بھی اپنی سنجیدگی پسند نہیں
کرتے ہیں

اصل شیشہ وہی ہے جس میں انسان کی اصل شکل
نظر آئے
بنا نقص بھی کون ہے؟
ایک زبردست چیخ نے کافی ہاؤس میں خلل ڈالی — !
"یہ میرا چہرہ نہیں ہے!
یہ میرا چہرہ نہیں ہے!
یہ ہونٹ، دانت، ناک، آنکھیں، کان میرے نہیں ہیں!
لوگو! میری تصویروں سے میرا مقابلہ کرو!
میرا چہرہ ایسا نہیں ہے"!
انسان بے بس ہوتا ہے
انسان وحشی بھی بن جاتا ہے
شیشہ چکنا چور ہوا
انسان اپنی دل شکنی کے سبب بھاگ جاتا ہے
"زمانہ نے ٹیبل نمبر ۷ کا بل ادا کیا
لڑکیوں کے ساتھ ہوٹلوں میں راتیں گزارنا

نوجوانوں کا دھرم بن گیا ہے
"زمانہ نے یہ سنگین رات ہوٹل کے بجائے اپنے ہمراہ کے
ساتھ پاگل خانے میں گذاری۔
رشتے بہت ہی نازک ہوتے ہیں۔
برسوں نبھائے ہوئے رشتے لمحوں میں ٹوٹ
جاتے ہیں



دائرے کا کرب

میں اُسے خوشی کے علاوہ کچھ اور دے نہ سکا
اُسے "سکون" تو ملا
لیکن میں دائروں میں پھنس گیا



بے برکت دعائیں

میں بہت عرصے سے یہ دعا مانگتے آیا ہوں
اے اللہ! مجھ سے اب کوئی گناہ نہ ہونے پائے
لیکن آج تک اس کے برعکس ہوا!



حاملہ سوچ

"کیا سوچتی ہو"؟
"سوچتی ہوں
دولت کمانے کے لئے
جو بھی گھُٹے دروازے اور کھڑکیاں کھول دوں"



"ہمراہ دارالاشاعت" کی کچھ کتابیں

۱۔ سچے الفاظ ★ ہمراہ کشمیری

۲۔ آوارۂ احساس ★ ہمراہ کشمیری

(مصنّف کچھ اور کتابوں کی ترتیب دے رہے ہیں)